Regd. E.P. No 861

رجسٹرڈ ڈی پی نمبر ۸۶۱



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

# بدر

ہفت روزہ

قادیان

ایڈیٹر
صلاح الدین ملک
ایم۔اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:-
محمد حفیظ بقاپوری

تواریخ اشاعت
۷-۱۴-۲۱-۲۸

شرح
چندہ سالانہ
چھ روپے
ممالک غیر
۷½ روپے
فی پرچہ
۰/۲

جلد ۳ | ۱۴ نبوت ۱۳۳۳ ہش | ۱۶ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ | ۱۴ نومبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۴۰

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے علالت کے باوجود دو گھنٹے تک لاہور کے بارش زدہ علاقوں کا دورہ فرمایا

### خدام کے تعمیر کئے ہوئے مکانات کا معائنہ کرنے کے علاوہ حضور نے غریب عوام کی شکایات سنیں اور ان کے ازالہ کیلئے خدام کو ہدایات دیں

### بروقت اور بے لوث امداد پر لوگوں کی طرف سے تشکر کے گہرے جذبات اور انتہائی ممنونیت کا اظہار

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۷ یکم نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل صبح مقامی جماعت اور مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے بعض عہدہ داروں کے ہمراہ لاہور کے ان بارشی زدہ علاقوں کا دورہ فرمایا۔ جن میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی امدادی پارٹیاں گذشتہ ایک ماہ سے ریلیف کا کام کر رہی ہیں۔ علالت طبع کے باوجود حضور نے بستیوں اور محلوں میں تشریف لے جاکر غریب عوام کی شکایات نہایت توجہ سے سنیں۔ اور ان کے ازالہ کے لئے خدام کو ضروری ہدایات دیں۔

جن بستیوں میں حضور تشریف لے گئے ان میں لیاقت پارک، کشمیر روڈ، وارث روڈ، کانگراہ آبادی (اچھرہ) مہاجر آباد، مندر چونی لال واقعہ ملتان روڈ اور دھوبی منڈی شامل ہیں۔ ان علاقوں میں حضور نے ان مکانات کا بھی معائنہ فرمایا۔ جو حضور کی تحریک پر ربوہ اور لاہور کے خدام نے حال ہی میں ازسر نو تعمیر کئے ہیں۔ حضور جس علاقے میں بھی تشریف لے گئے۔ لوگوں نے نہایت تپاک اور احترام کے ساتھ حضور سے معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ اور تعمیر مکانات کے سلسلے میں خدام الاحمدیہ کی بروقت اور بے لوث خدمات پر تشکر کے گہرے جذبات ظاہر کرتے ہوئے انتہائی ممنونیت کا اظہار فرمایا

بارشی زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد حضور نے ایک ملاقات میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ دراصل ان علاقوں میں جاکر میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کام کے متعلق جو رپورٹیں پہنچ رہی ہیں۔ ان میں مبالغہ تو نہیں کیا گیا۔ سو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ معتدبہ کام ہو چکا ہے اور فی الواقعہ جو کام بھی ہوا ہے وہ مفید اور اچھا ہے۔

### مہاجرین کی آبادکاری

حضور نے مزید فرمایا کم از کم دو جگہیں میں نے ابھی بھی دیکھیں جہاں مہاجرین چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں میں رہ رہے ہیں۔ اور ان کے لئے ابھی تک مستقل رہائش کا بندوبست نہیں ہوا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حکومت ان جگہوں کو قیمتی سمجھتی ہے اور وہ یہ نہیں چاہتی کہ وہاں مہاجرین کے مکانات تعمیر کئے جائیں۔ اگر یہ صورت ہے تو ان کے بدلے بہت جلد متبادل جگہ کا انتظام ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ باقاعدہ مکانوں میں آرام کی زندگی بسر کر سکیں

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا ان لوگوں کو جھونپڑیوں میں پڑے ہوئے سات سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اگر انہوں نے ایسی جگہوں پر جھونپڑیاں ڈال لی تھیں۔ جہاں حکومت کی نگاہ میں جھونپڑیاں نہیں بننی چاہئیں تھیں تو پھر ان کے متعلق آج سے بہت عرصہ پہلے ہی یہ فیصلہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ان کو کہاں آباد کیا جائے گا۔ لوگوں کو جب کسی ایک جگہ رہتے ہوئے خواہ کتنی ہی غیر موزوں کیوں نہ ہو کافی عرصہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس جگہ سے انہیں ایک وابستگی سی ہو جاتی ہے۔ وہ وہاں اپنا کاروبار پھیلا لیتے ہیں۔ اور پھر اس جگہ کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ پس ان کے لئے مستقل رہائش کا جلد از جلد انتظام ہونا چاہیئے۔ جتنا زیادہ عرصہ گذرتا جائے گا۔ لوگوں کو ان جگہوں کو غیر باد کہنے میں اتنی ہی زیادہ دقت ہوگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بارش زدہ علاقوں کے دورے کیلئے مکرم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور مکرم قائد صاحب مجلس مقامی اور بعض دیگر احباب کی معیت میں صبح ½ ۶ بجے کے بعد رتن باغ سے روانہ ہوئے۔ روانہ ہوتے وقت قائد صاحب نے حضور کی خدمت میں لاہور شہر اور اس کے نواحی علاقوں کا ایک وسیع نقشہ پیش کیا جس میں ان مقامات کی نشان دہی کی ہوئی تھی کہ جن میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور وہاں کے پریشان حال باشندوں کو گذشتہ ایک ماہ سے ہر ممکن امداد بہم پہنچا رہی ہے۔ نقشے میں وہ مقامات خاص طور پر نمایاں کر کے دکھائے گئے تھے۔ کہ جن میں لاہور اور ربوہ کے دو صد سے زائد خدام نے ۷۵ سے زائد گرے ہوئے مکانوں کو ازسر نو تعمیر کر کے قریباً ایک ہزار افراد کی رہائش کا بندوبست کیا ہے۔ نقشے پر حضور نے وہ راستہ بھی ملاحظہ فرمایا جس میں سے گذر کر حضور کو متعدد علاقوں کا دورہ فرمانا تھا۔ حضور جس بستی میں بھی پہنچے مکرم امیر صاحب مقامی اور مکرم قائد صاحب حضور کو مختصراً مطلع فرماتے

کہ یہاں بارش نے کیا تباہی مچائی۔ اور خدام نے یہاں کس کس طریق پر ریلیف کا کام سرانجام دیا۔

### لیاقت پارک

سب سے پہلے حضور لیاقت پارک تشریف لے گئے حضور نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ مکانات سلسلہ وار پلان کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ لوگوں کو بارش کی وجہ سے تکلیف تو بہت اٹھانی پڑی۔ لیکن انہیں ایک فائدہ بھی پہنچا ہے۔ اور وہ یہ کہ اب جھونپڑیوں کی بجائے پکے مکان بن گئے ہیں، اور ترتیب وغیرہ کا لحاظ رکھنے کے باعث صفائی وغیرہ بھی اسکتی ہے۔ وہاں ابھی بعض مکانات پر چھتیں نہیں پڑی تھیں انہیں دیکھ کر حضور نے فرمایا سردی تو اب دن بدن بڑھتی ہی جائے گی۔ انہیں جلد مکمل کرنا چاہیئے۔ اس پر علاقہ کے ایک ذمہ دار صاحب نے حضور کو بتایا کہ سامان تعمیر کی کمی کی وجہ سے چھتیں نہیں پڑ سکیں۔ اب ان پر چھپر وغیرہ ڈالنے کی تجویز ہے۔ تاکہ یہ رہائش کے قابل بن سکیں

### رہائش کا مستقل انتظام

لیاقت پارک سے حضور خدام کے ہمراہ کشمیر روڈ پہنچے۔ وہاں چھوٹے چھوٹے مکانوں اور جھونپڑیوں کی ایک بستی ہے جس میں کثرت سے مہاجر آباد ہیں۔ یہ سب کے سب پیشہ ور لوگ ہیں۔ یہاں خدام الاحمدیہ لاہور کی امدادی پارٹیاں نہایت مستعدی سے ریلیف کا کام کرتی رہی ہیں (باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو سردرد کا دورہ شروع ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں

ربوہ ۵ نومبر۔ آج نماز جمعہ کے بعد پونے تین بجے سہ پہر کے قریب حضور نے خدام الاحمدیہ کے چودھویں سالانہ اجتماع کا دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ حضور نے اس موقعہ پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ خدام سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے انہیں اپنے آپ کو نظم و ضبط کا پابند بنانے اور یک جہتی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حالیہ سیلاب کے دوران میں مختلف مقامات اور علاقوں میں مجالس خدام الاحمدیہ نے سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں جو خدمات سرانجام دیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے جذبہ خدمت خلق کو سراہا اور ان کے کام کی تعریف کی۔

قادیان سے اس اجتماع میں مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری۔ مولوی محمد صادق صاحب ناقد۔ مولوی برکت علی صاحب۔ مولوی عبداللہ صاحب۔ سکندر خان صاحب۔ محمود احمد صاحب مبشر۔ منظور علی صاحب۔ مرزا محمود بیگ صاحب۔ احمد حسین صاحب۔ بشیر احمد خان صاحب۔ محمد ابراہیم صاحب ٹیلر ماسٹر نے شرکت کی انہوں نے بعد اجتماع حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

محمد اکرم صاحب برادر قریشی عبدالعزیز صاحب ربوہ پنجاب یونیورسٹی کے بی۔وی۔ایم۔ایس۔سی کے کنووکیشن پر فرسٹ ڈویژن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اول رہے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر میاں افضل حسین صاحب نے ایک مکتوب کے ذریعہ ان کی نمایاں کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ ان کا مستقبل شاندار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ انہیں یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید ترقیات سے نوازکر انہیں ملک و قوم و دین کی زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق دے۔ آمین

بھائی عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

(۱) معارف القرآن

## عذاب الٰہی میں ڈھیل کا فلسفہ

ولو یعجل اللہ للناس الشر استعجالھم بالخیر لقضی الیھم اجلھم فنذر الذین لا یرجون لقاءنا فی طغیانھم یعمھون (یونس ع ۲)

**ترجمہ:-** اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کی بدی کا نتیجہ ان کے مال کو جلد چاہنے کی طرح جلد صادر کرتا تو ان کی زندگی کے اختتام کی میعاد ان پر لائی گئی ہوتی مگر چونکہ ہم نے ایسا نہیں کیا اس لئے ہم ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اس حالت میں چھوڑ رہے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔

**تشریح:-** اس آیت کے معنے یہ بنتے ہیں کہ جس طرح یہ لوگ دنیوی اموال کے جمع کرنے میں ہی لگے ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتے اگر اللہ تعالیٰ بھی اس کے بدلہ میں ان کو سزا دینا چلا جاتا تو ان کا فیصلہ ہو جاتا۔ مگر خداوند تعالیٰ انہیں ڈھیل دیتا اور توبہ کا موقعہ دیتا ہے تاکہ جو اصلاح کرنا چاہیں وہ کر لیں (کیونکہ) جو شخص اپنی تمام توجہ دنیا کے اموال کے جمع کرنے پر ہی خرچ کرتا ہے۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکاتا ہے۔

استعجالھم بالخیر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی وہ اپنی ساری توجہ دنیا کے اموال کے جمع کرنے میں ہی صرف کر رہے ہیں کیونکہ جب کسی کو کسی کام کے لئے جلدی ہوتی ہے تو وہ دوسرے کام کی طرف مطلقاً توجہ نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی اسے کسی اور کام کی طرف توجہ دلائے بھی تو وہ یہی جواب دیگر چلا جائے گا کہ مجھے جلدی ہے۔"

یہ آیت درحقیقت ان کے اس سوال کا جواب ہے کہ اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے ہیں۔ تو ہم لوگ عذاب سے جلد کیوں تباہ نہیں کر دیئے جاتے۔ فرمایا عذاب تو آئے گا مگر اس مہلت کی غرض یہ ہے کہ تاکچھ اور لوگ مان لیں (ملخص از تفسیر کبیر)

---

(۲) کلام سید الانام

## رسول اللہ کی خوشنودی؟ بیوی سے حسن سلوک

(۱) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا میری خوشنودی چاہتے ہو تو غرباء کی خبرگیری کرو۔ پھر فرمایا کہ تم اللہ کی مدد اور اُس کے رزق کے کبھی مستحق ہو سکتے ہو۔ جبکہ تم غرباء کی خبرگیری کرو۔ (ابوداؤد)

(۲) حضرت ابوشریحؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ کہ میں لوگوں کو بتا چکا ہوں اور اچھی طرح ڈرا چکا ہوں کہ دو کمزور یعنی یتیم اور عورت کے حقوق کو ضائع کرنا سخت گناہ ہے (ابن ماجہ)

(۳) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو۔ یاد رکھو عورت تو پسلی سے پیدا ہوئی ہے یعنی اس کی خلقت پسلی سے مشابہت رکھتی ہے) اور سب سے بڑی پسلی ہی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اگر تو عورت کو بالکل سیدھا کرنا چاہے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی ہاں ٹیڑھا رکھ کر ہی کام لے سکتے ہو دوبارہ پھر کہتا ہوں کہ بیویوں سے ہمیشہ نیک سلوک کرنا (بخاری)

---

(۳) ملفوظات امام الزمان

## انسان پر عملی شریعت کا اس زندگی میں اثر

"خدا کی سچی اور کامل شریعت کا فعل جو اس زندگی میں انسان کے دل پر ہوتا ہے کہ اس کو وحشیانہ حالت سے انسان بنا دے پھر انسان سے با اخلاق انسان بنا دے اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنا دے اور نیز اسکی زندگی میں عملی شریعت کا ایک فعل یہ ہے کہ شریعت حقہ پر قائم ہو جانے سے ایسے شخص کا بنی نوع پر یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ درجہ بدرجہ انکے حقوق کو پہچانتا ہے اور عدل اور احسان اور ہمدردی کی قوتوں کو اپنے محل پر استعمال کرتا ہے اور جو کچھ خدا نے اس کو علم اور معرفت اور مال اور آسائش میں سے حصہ دیا ہے سب لوگوں کو حسب مراتب ان نعمتوں میں شریک کر دیتا ہے وہ تمام بنی نوع پر سورج کی طرح اپنی روشنی ڈالتا ہے اور چاند کی طرح حضرت اعلیٰ سے نور پاکر دوسروں تک پہنچاتا ہے ــــ وہ دن کی طرح روشن ہو کر موجب نیکی اور بھلائی کی راہیں لوگوں کو دکھاتا ہے ــــ وہ رات کی طرح ہر ایک ضعیف کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور تھکوں اور ماندوں کو آرام پہنچاتا ہے ــــ وہ آسمان کی طرح ہر ایک حاجتمند کو اپنے سایہ کے نیچے جگہ دیتا ہے اور وقتوں پر اپنے فیض کی بارشیں برساتا ہے وہ زمین کی طرح کمال انکسار سے ہر ایک آدمی کی آسائش کے لئے بطور فرش کے ہو جاتا ہے اور سب کو اپنی کنار عاطفت میں لے لیتا اور طرح طرح کے روحانی میوے ان کے لئے پیش کرتا ہے سو یہی کامل شریعت کا اثر ہے کہ کامل شریعت پر قائم ہونے والا حق اللہ اور حق العباد کو کمال کے نقطہ تک پہنچا دیتا ہے خدا میں محو ہو جاتا ہے اور مخلوق کا سچا خادم بن جاتا ہے" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۳)

(مرتبہ محمد حفیظ بقاپوری)

## سیدنا حضرت محمدؐ و حضرت احمدؑ

از مکرم قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی پراونشل امیر ہوتی ضلع مردان

محمدؐ ہیں چہ خوش شیریں نام است ۔ زورد نام او شیریں کام است

محمدؐ خاتم پیغمبراں است ۔ ازو جاری بہ عالم فیض عام است

محمدؐ مظہر جملہ رسل بد ۔ بہ وزش احمدؑ خیر الانام است

محمدؐ خاتم و مختوم احمدؑ ۔ مگو، گر مومنی کیں نقش خام است

منور احمدؑ ہم شد از محمدؐ ۔ محمدؐ شمس و احمدؑ ماہ تمام است

محمدؐ عکس شد در ذاتِ احمدؑ ۔ ازاں احمدؑ۔ محمدؐ را غلام است

محمدؐ گر ندیدی احمدؑ بیں ۔ کہ عکسِ روئے آں عالی مقام است

بہ اصل و ظل چرا تو فرق جوئی ۔ کہ ظل و اصل را واحد مقام است

بہ احمدؑ گو درود و ہم سلامے ۔ محمدؐ گفتہ بروے خود سلام است

دہد احمدؑ بہ عالم دعوتِ صلح ۔ کہ پیغامِ محمدؐ صلح عام است

کسے دست در دستِ نبی داد ۔ بہ نزدِ مومناں ذو الاحترام است

چو یوسف دید احمدؑ بعثتش شد

ازاں در اصحابش ذو اکرام است

---

## اخبار احمدیہ قادیان

۵ نومبر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی دعوت پر مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایڈیٹر بدر نے پریس کانفرنس میں بمقام گورداسپور شرکت کی رپورٹ الگ درج ہے۔

۹ نومبر حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی ربوہ تشریف لے گئے۔ احباب نے چوک مسجد مبارک میں اور سٹیشن پر آپ کو الوداع کیا۔ حضرت بھائی جی بہت کمزور ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیرو عافیت قادیان واپس لائے۔

جناب چوہدری مہر سنگھ صاحب بکیونٹی پراجیکٹ آفیسر ایس۔ ڈی۔ او سب ڈویژن بٹالہ دورہ پر تشریف لائے مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ (امیر مقامی) نے بطور پریزیڈنٹ کمیٹی دیگر ممبران کے ہمراہ کمیٹی کے تعلق میں اور مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تبلیغ) مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز (ناظر امور عامہ) مکرم ملک صلاح الدین صاحب (ناظر بیت المال) نے ضروریات سلسلہ کے تعلق میں آپ سے ملاقات کی۔

۱۰ نومبر مولوی برکات احمد صاحب راجیکی چند روز کے لئے ربوہ سے تشریف لائے ابھی بدستور بیمار ہیں احباب خاص طور پر صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

**زائرین** (۱) ۶ نومبر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ (۲) ۸ نومبر برادر نسبتی مرزا محمد زمان صاحب کھدرکوٹہ لنگرخانہ قادیان) ملک حبیب احمد صاحب بٹالہ شوکمپنی ٹکلس روڈ مع اہلیہ محترمہ اور تین بچگان زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

# خطبہ جمعہ

# ضرورتِ وقت کو سمجھو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کر کے اپنے خاندان کے نوجوانوں کو دین کیلئے وقف کرو

## یہ وقف اتنی کثرت کے ساتھ ہونا چاہیئے کہ اگر دس نوجوانوں کی ضرورت ہو تو جماعت کو نوجوان پیش کرے

### از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس ۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج میری تحریک پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ایک وفد جس میں پچاس کے قریب معمار ہیں اور اب یہ سترکس ہو گئے ہیں۔ خدمت خلق کے لئے لاہور جا رہا ہے۔ اس کام میں اولیت کا سہرا لاہور والوں کے سر رہا ہے کام تو ہر جگہ ہوا ہے۔ لاہور میں بھی ہوا ہے۔ ملتان میں بھی ہوا ہے۔ لائلپور میں بھی ہوا ہے۔ منٹگمری میں بھی ہوا ہے۔ سیالکوٹ میں بھی ہوا ہے۔ ربوہ کی مجلس نے قابل تعریف کام کیا ہے۔ اسی طرح اور جگہوں سے بھی رپورٹیں آ رہی ہیں۔ کہ وہاں کی مجالس نے

## سیلاب کے دوران میں خدمتِ خلق

کا کام کیا ہے۔ لیکن لاہور والوں نے اپنے کام کو اس طرح منظم کیا ہے۔ کہ ان کا کام لوگوں کی نظر کے سامنے آ گیا ہے۔ اس میں ایک حد تک اس بات کا بھی دخل ہے کہ انہیں پریس کی سہولتیں میسر ہیں۔ بہرحال جس کسی کو اولیت مل جائے دوسروں کو اس پر حسد نہیں کرنا چاہیئے

میں نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کو تحریک کی کہ وہ خدمتِ خلق کے لئے ایک وفد لاہور بھجوانے کا انتظام کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایک وفد کا انتظام کیا ہے۔ جو آج اڑھائی بجے کی گاڑی سے لاہور روانہ ہو رہا ہے۔ اس وفد میں ایک بڑا حصہ معماروں پر مشتمل ہے۔ میں نے دو تین دفعہ معماروں کے کام پر تنقید کی ہے۔ اور میری اصل غرض یہی تھی۔ کہ ان کی اصلاح ہو۔ کہتے ہیں کسی شاعر کے سامنے ایک شخص نے شراب کی برائیاں بیان کیں تو اس نے کہا

عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

یعنی شراب میں بہت سی برائیاں سہی۔ لیکن اس میں

## بعض خوبیاں

بھی تو ہیں۔ اس لئے کبھی اس کی خوبیوں کی طرف بھی نظر کرنی چاہیئے۔ یہاں کے معماروں پر میں نے تنقید کی تھی۔ لیکن انہوں نے اس وقت جس قربانی کا مظاہرہ کیا ہے میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ اس قابل ہے کہ اس کا اظہار جماعت کے سامنے کیا جائے۔ میں نے خیال کیا کہ معماروں کو اس موقعہ پر غرباء کی امداد کے لئے تحریک کی جائے۔ چنانچہ میری تحریک پر یہاں کے معماروں کے اکثر حصہ نے تین چار دن وقف کئے ہیں۔ تاکہ لاہور میں جن غرباء کے مکانات گر گئے ہیں۔ ان کے مکانات تعمیر کئے

میں اپنی مفت خدمات پیش کریں۔ جماعت کے جو باقی مختلف سیکشن ہیں۔ مثلاً مدرس ہیں پروفیسر ہیں ڈاکٹر ہیں طبیب ہیں ان کو بھی

## معماروں کے اس نیک نمونہ

سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ جماعت کا ہر حصہ کسی نہ کسی ذریعہ سے خدمتِ خلق کا کام کر سکتا ہے اور اسے اس کام کو سرانجام دینا چاہیئے مثلاً مدرس ہیں وہ بھی خدمت خلق کر سکتے ہیں۔ پھر ڈاکٹر ہیں۔ وہ بھی اس کام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ بلکہ اکثر ڈاکٹر اس کام میں حصہ لیتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگ لالچی بھی ہوتے ہیں کچھ نہ کچھ وقت خدمت خلق میں ضرور صرف کرتے ہیں۔ پھر وکلاء اور بیرسٹر ہیں وہ بھی خدمتِ خلق کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے پیشہ والے بھی ہیں۔ وہ بھی اگر کوشش کریں تو کسی نہ کسی ذریعہ سے

## پبلک کی خدمت

کے کام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ یہاں کے معماروں نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ انہوں نے خدمت خلق کے لئے تین چار دن وقف کئے ہیں۔ اگر انہوں نے اسی جوش سے کام کیا۔ جس جوش سے انہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ تو وہ سوا لاکھ فٹ عمارت کھڑی کر سکتے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ بیس پچیس بڑی بڑی کوٹھیاں ان دنوں میں بن سکتی ہیں۔ لیکن چونکہ سیلاب میں بالعموم

## غرباء کا نقصان

ہوا ہے۔ ان کے مکانات یا تو گر گئے ہیں۔ یا ان کا کوئی حصہ گر گیا ہے۔ اور وہ مکانات چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس لئے سو ڈیڑھ سو مکانات تعمیر کئے جا سکتے ہیں۔ اور اتنے مکانوں کی تعمیر کے یہ معنے ہیں کہ قریباً دو ہزار افراد کو آرام پہنچ جائے گا اور اس طرح خدمتِ خلق کا بہت بڑا کام سرانجام پا جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر جماعت کے لوگ پیشوں کی طرف توجہ کریں۔ اور انہیں شوق اور محنت سے سیکھیں۔ تو نہ صرف جماعت سے بیکاری دور ہو جائے گی بلکہ اس قسم کے مواقع پر بنی نوع انسان کی خدمت بھی کی جا سکتی ہے معماری کا پیشہ آسان ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ مزدور معماروں کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ معمار بن جاتے ہیں۔ لاہور میں جس کا نندہ کو بھیجا گیا تھا۔ اس نے بتایا ہے۔ کہ اس وقت لاہور میں معمار

## سات سات آٹھ آٹھ روپیہ

روزانہ اُجرت مانگتے ہیں۔ اور معماری کا پیشہ ایسا نہیں جس پر زیادہ عرصہ لگے۔ یا زیادہ محنت درکار ہو۔ ہمارے ملک میں یہ مرض ہے کہ لوگ ایک دو دن کے بعد ہی اپنے آپ کو ماہر فن سمجھنے لگ جاتے ہیں میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ میر محمد اسحٰق صاحب نے بچپن میں میرے ساتھ صرف ایک دن طب پڑھی۔ اور رات کو جب سونے لگے تو انہوں نے گھر والوں سے کہا کہ مجھے بہت جلد جگا دینا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے پاس بڑی کثرت سے مریض آ جاتے ہیں۔ اور انہیں بہت زیادہ دیر وہاں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ میں وہاں جاؤں گا اور مریضوں کو نسخے لکھ لکھ کر دوں گا۔ وہ بچپن کی ایک بیوقوفی تھی مگر اس قسم کی دماغی کیفیت اکثر لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ ایک شخص چند سطریں لکھ لیتا ہے۔ تو وہ

## اپنے آپ کو ایڈیٹر

سمجھنے لگ جاتا ہے بعض لوگ بے وزن بے معنی اور بے ردیف نظمیں میرے پاس بھیجدیتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ ایڈیٹر صاحب الفضل کو حکم دیں۔ کہ یہ نظم الفضل میں شائع کر دیں وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ایڈیٹر الفضل تو بے وقوف ہے۔ اسے کیا علم ہے کہ یہ کس پایہ کی نظمیں ہیں۔ ان کے رازوں سے صرف خلیفۃ المسیح ہی واقف ہو سکتے ہیں۔ اس لئے یہ نظمیں انہیں ارسال کی جائیں۔ تا وہ انہیں اخبار میں شائع کرنے کا حکم جاری کر دیں۔ میں اس قسم کے لوگوں کو یہی جواب دیتا ہوں۔ کہ آپ براہ راست ایڈیٹر الفضل کو یہ نظمیں ارسال کر دیں۔ میں اس کام میں دخل نہیں دیتا۔ حالانکہ وہ نظمیں اس قسم کی ہوتی ہیں۔ کہ ہنسی آتی ہے۔ نہ قافیہ ہوتا ہے نہ ردیف ہوتی ہے۔ نظم کو گینڈے اور قابیل کو کابل لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور پھر خواہش ہوتی ہے۔ کہ میں ان کی اشاعت کے لئے ایڈیٹر الفضل کو حکم بھیجوں۔ غرض ہمارے ملک میں یہ مرض ہے کہ ہر آدمی

## پیشہ میں ہاتھ ڈالتے ہی

اپنے آپ کو اس کا ماسٹر سمجھنے لگ جاتا ہے حالانکہ ہر پیشہ محنت اور مشق کے بعد آتا ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں معماری کا پیشہ نسبتاً آسان ہے۔ اس کا ابتدائی حصہ تھوڑے ہی عرصہ میں سیکھا جا سکتا ہے۔ محراب بنانا۔ گنبد بنانا یا پیچ بنانا۔ یہ کام تو جلد نہیں سیکھے جا سکتے۔ ہاں زاد یئے بنانا اور اینٹیں لگانا لوگ جلد سیکھ لیتے ہیں۔

مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک لڑکا تھا۔ جس کا نام فجا تھا۔ اسے آپ نے کسی معمار کے ساتھ لگایا تھا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ معمار بن گیا تھا۔ اس میں سمجھ بہت کم تھی۔ مگر مخلص اور دیندار تھا۔ وہ خیر حصہ ہونے کی وجہ سے آیا تھا۔ اُکا عقل کا یہ حال تھا۔ کہ ایک دفعہ بعض مہمان آئے اس وقت لنگر خانہ کا کام علیحدہ نہیں بنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر ہی سے مہمانوں کے لئے کھانا جاتا تھا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور قریشی محمد حسین صاحب موجد مفرح عنبری قادیان آئے۔ ایک دوست اور بھی تھے۔ آپ نے ان کے لئے چائے تیار کروائی۔ اور فجے کو کہا کہ وہ مہمانوں کو چائے پلا آئے: اور اس خیال سے کہ وہ کسی کو چائے دینا بھول نہ جائے۔ یہ تاکید کی۔ کہ دیکھو پانچوں کو چائے دینا۔ چراغ پرانا طرز کا تھا۔

اسے آپ نے منجھ کے ساتھ کر دیا۔ جب دونوں چلے گئے تو معلوم ہوا کہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول کے پاس ان کی ملاقات کے لئے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ جا کے دیکھو وہاں گئے۔ چراغ پرانا ملازم تھا۔ اس نے پہلے چاہئے کی پیالی حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے سامنے رکھی۔ لیکن منجھ نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا نام نہیں لیا تھا۔ چراغ نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا۔ یعنی مادی اور یہ بات سمجھانے کی کوشش کی۔ کہ بے شک آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا نام نہیں لیا۔ لیکن آپ ان سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اس لئے چائے پہلے آپ کے سامنے رکھنی چاہئے۔ لیکن وہ یہی بات کہے جاتا تھا کہ حضرت صاحب نے

## صرف پانچ کے نام

لئے تھے۔ ان کا نام نہیں لیا۔ گویا وہ اس قدر کم عقل تھا کہ اتنی بات بھی سمجھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن وہ بہت جلد معمار بن گیا تھا۔

پس اگر لوگ ذرا بھی توجہ کریں۔ تو اس قسم کے پیشے سیکھ سکتے ہیں۔ اور نہ صرف ان کے ذریعہ روپیہ کمایا جا سکتا ہے۔ بلکہ رفاہ عامہ کے کاموں میں بھی حصہ لیا جا سکتا ہے۔ معماری کے متعلق میرا خیال ہے کہ اسے پانچ چھ ماہ میں سیکھا جا سکتا ہے۔ اگر مدرس اور کلرک بھی کوشش کریں۔ تو فارغ اوقات میں یہ کام سیکھ سکتے ہیں۔ شک ہے عملی طور پر اس میں بعض مشکلات پیش آئیں۔ لیکن میرا خیال یہی ہے کہ یہ کام پانچ چھ ماہ میں سیکھا جا سکتا ہے۔ بچپن میں ایک دفعہ میں نے ترکھانوں کو کام کرتے دیکھا۔ تو دل میں خیال آیا۔ کہ یہ کام تو بہت آسان ہے۔ میں بھی اسے بآسانی کر سکتا ہوں۔ چنانچہ جب تمام ترکھان چھٹی کر کے چلے گئے۔ تو وہ ہتھیار وہیں چھوڑ گئے۔ میں نے تیشہ لیا۔ اور ایک لکڑی پر مارا۔ مگر وہ بجائے لکڑی پر لگنے کے میرے ہاتھ پر لگا۔ اور ابھی تک اس کا نشان باقی ہے۔ حالانکہ اپنے خیال میں میں نے یہ سمجھا تھا کہ میں ترکھان کا کام کر سکتا ہوں۔ لیکن جب تیشہ مار کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ ایک فن ہے۔ اس کی

## مشق کئے بغیر

اس پر حاوی نہیں ہوا جا سکتا۔ بہر حال جماعت کو کوئی نہ کوئی پیشہ سیکھنا چاہئے۔ تا اس قسم کے مواقع پر وہ خدمتِ خلق میں نمایاں حصہ لے سکے اس کے بعد میں پھر اس مضمون کو لیتا ہوں۔ جو میں نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں بیان کیا گیا۔ اور وہ مضمون یہ تھا۔ کہ جماعت میں

## وقف کی طرف توجہ

کم ہو گئی ہے۔ اور اس کا احساس آہستہ آہستہ مٹتا جا رہا ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ خود کرے گا۔ حالانکہ یہ نقطہ نگاہ بالکل غلط ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہر کام خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ مگر وہ بے وقوفی کی حد تک اسے لمبا کر دیتے ہیں۔ اور اس کا ایک غلط مفہوم لے لیتے ہیں۔ قرآن کریم میں لکھا ہے۔ کہ رزق خدا تعالیٰ دیتا ہے لیکن تم میں سے کوئی شخص بھی یہ نہیں کہتا۔ کہ رزق تو خدا تعالیٰ نے دینا ہے۔ اس لئے میں نوکری کیوں کروں۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اولاد اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ لیکن دنیا میں لوگ نکاح کرتے ہیں۔ اگر اولاد نہ ہو۔ تو بیویوں کا علاج کرواتے ہیں۔ اور کبھی کسی نے یہ نہیں کہا۔ کہ اولاد تو خدا تعالیٰ نے دینی ہے مجھے نکاح کی کیا ضرورت ہے بلکہ ہر شخص نکاح کرتا ہے۔ اور اولاد کے لئے علاج معالجہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا۔ پھر خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو تو وہی شفا دیتا ہے۔ لیکن تم یہ نہیں کہتے۔ کہ جب شفا خدا تعالیٰ نے دینی ہے۔ تو ہم اپنے بیمار بچہ کا علاج کے لئے ڈاکٹر کے پاس کیوں جائیں۔ بلکہ تم ان ساری چیزوں پر یہ سمجھتے ہو کہ باوجود اس کے کہ سارے کام خدا تعالیٰ نے کرتے ہیں۔ پھر بھی انسان کو اس کے متعلق

## حسب استطاعت کوشش

کرنی چاہئے۔ مگر جب وقف کا سوال آتا ہے تو تم اس کے لئے کوئی حرکت نہیں کرتے۔ اور یہ کہہ دیتے ہو کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اگر یہ بات تمہارے دوسرے اعمال سے ملا کر دیکھی جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمہارے نفس کا دھوکہ ہے یا تم دوسروں کو دھوکا دینا چاہتے ہو۔ اور یا پھر تمہاری عقل اتنی کمزور ہے کہ تم اُس بات کا انکار کرتے ہو کہ جو تمہاری زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دینی جماعتوں اور دینی کاموں کو چلانے کے لئے وقف کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر دینی جماعتیں کبھی زندہ نہیں رہ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ۔

کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے کہ جس کا کام صرف قومی کام کرنا ہو۔ اور یا پھر دوسرے کام وہ صرف ضمنی طور پر کرے۔

## اصل کام قومی کام ہو

آخر ہر آدمی ایک وقت میں تین چار کام کر لیتا ہے شلاً سکول ماسٹر ہے وہ پرائیویٹ ٹیوشن بھی کر لیتا ہے۔ یا ڈاکٹر ہے۔ اگر وہ ملازم ہو۔ تو پرائیویٹ پریکٹس بھی کر لیتا ہے۔ لیکن جب سرکاری کام سامنے ہو۔ تو وہ دوسرے کام کو نظر انداز کر دے گا اور پرائیویٹ پریکٹس یا پرائیویٹ ٹیوشن چھوڑ کر اپنے مفوضہ کام کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ یہی قرآن کریم کہتا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو۔ چاہئے کہ اس کا اصل کام قومی کام ہو۔ وہ بے شک زراعت کرے تجارت کرے یا اور کوئی پیشہ کرے۔ لیکن اس کے اصل کام میں کوئی روک واقع نہ ہو۔ ہم نے بھی بعض واقفین کو اجازت دی ہوئی ہے کہ وہ زائد کام کر لیں۔ بلکہ بعض دفعہ میں نے دفتر والوں کو ڈانٹا ہے کہ تم واقفین کو زائد کام کرنے سے کیوں روکتے ہو۔ ہاں ہم نے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ ہمیں بتا دے کہ میں فلاں کام کرنے لگا ہوں۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ واقفین کو زائد کام کرنے کی تحریک کرنی چاہئے۔ لیکن بغیر وقف کے دین کا کام کرنا مشکل ہے۔ جس جماعت میں وقف کا سلسلہ نہ ہو۔ وہ اپنا کام کبھی

## مستقل طور پر

جاری نہیں رکھ سکتی۔ ہم نے تو وقف کی ایک شکل بنا دی ہے۔ ورنہ زندگی وقف کرنے والے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کہاں موجود تھے کیا تم سمجھتے ہو کہ صحابہؓ نے وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ پر عمل نہیں کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کو دیکھ لو۔ انہوں نے آخری زمانہ میں اسلام قبول کیا۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے صرف اڑھائی سال پہلے مسلمان ہوئے۔ مسلمان ہونے کے بعد حضرت ابوہریرہ رضؓ نے غور کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اب آخری عمر میں ہیں۔ اور میں بہت دیر بعد اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ اس لئے اگر میں کچھ سیکھنا چاہتا ہوں۔ تو اس کا طریق یہی ہے کہ میں اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دوں۔ چنانچہ وہ مسجد میں ہی رات دن بیٹھے رہتے۔ شروع شروع میں ان کا بھائی گھر سے کھانا بھجوا دیتا تھا۔ لیکن جب اس نے دیکھا۔ کہ یہ تو مستقل طور پر مسجد میں بیٹھ گئے ہیں۔ تو اس نے کھانا بھجوانا بند کر دیا۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر کہا۔ کہ یا رسول اللہ میرا بھائی تو مستقل طور پر مسجد میں بیٹھ گیا ہے۔ میں عیالدار شخص ہوں میں نے بچوں کا پیٹ بھی پالنا ہے میں اسے کب تک خرچ دے سکوں گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے کہ حضرت ابوہریرہؓ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بعض دفعہ کسی دوسرے کی خاطر رزق دے دیتا ہے۔ تم ایسا نہ کرو۔ ممکن ہے۔ کہ ابوہریرہؓ کی خاطر ہی اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دے رہا ہو۔ لیکن اس نے آپ کی باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ابوہریرہ رضؓ خود فرماتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے

## سات سات وقت کے فاقے

آ جاتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپ مسجد سے نہ ہلتے۔ بلکہ سارا دن وہیں بیٹھے رہتے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے رزق کا سامان کر دیتا ہے۔ اب تم اللہ تعالیٰ کے رزق کے اور شغف رکھتے ہو۔ اور صحابہؓ اس کے اور شغف رکھتے تھے وہ بے شک دنیا کے کام بھی کرتے تھے۔ لیکن دین کو ہمیشہ مقدم رکھتے تھے پہلا تو گزارہ بھی ملتا ہے۔ چاہے وہ گزارہ کم ہی ہو۔ لیکن اُن کو یہ گزارہ بھی نہیں ملتا تھا۔ وہ اپنا اپنا کام کرتے تھے۔ اور پیٹ پالتے تھے۔ لیکن دینی کاموں کو نظر انداز نہیں کرتے تھے۔ بلکہ دینی کام کو اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دیتے تھے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ تھے وہ بھی مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ اسی طرح بعض اور صحابہ رضؓ تھے۔ بعض کے نزدیک ان کی تعداد ۳۰۰ تھی۔ اور بعض کے نزدیک ان کی تعداد اسی کے قریب تھی۔ انہیں

## اصحاب الصفہ

کہا جاتا تھا۔ اور ان کا کام یہ تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے باتیں سنیں۔ اور دوسرے صحابہ رضؓ تک پہنچا دیا۔ ان کو کوئی گزارہ نہیں ملتا تھا۔ اگر کہیں کی طرف سے کھانا آ جاتا تھا۔ تو کھا لیتے تھے۔ ورنہ کسی سے مانگتے نہیں تھے۔ ایک عورت کے متعلق ذکر آتا ہے۔ کہ وہ اصحاب الصفہ کو چقندر پکا کر بھیجا کرتی تھی۔ اور وہ شوق سے انہیں کھاتے تھے۔ بعض دفعہ لوگ دودھ بھیج دیتے تھے۔ اور وہ اسے پی لیتے تھے۔ اب تو بہت زیادہ ترقی ہو گئی ہے۔ واقفین کے گزارے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح کام بہت آسان ہو گیا ہے۔ بشرطیکہ انسان اپنا زاویۂ نگاہ بدل لے۔ اگر جماعت کے لوگ اپنا زاویۂ نگاہ صحابہ کی طرح بنا لیں۔ تو اب بھی ان کا سا طریق رائج کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر صحابہ رضؓ سے کمزور ہوں۔ تو موجودہ طریق پر وہ کام کر سکتے ہیں۔ کہ معاوضہ بھی لے۔ اور قربانی بھی کریں۔ پہلے لوگ مسجد میں بیٹھ جاتے تھے۔ اور انہیں کوئی گزارہ نہیں ملتا تھا۔ جو کچھ کسی کی طرف سے آ جاتا۔ وہ کھا لیتے۔ لیکن اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو لوگ وقف کر کے آئیں۔ انہیں کچھ نہ کچھ رقم بھی دے دی جایا کرے۔ لیکن باوجود اس کے کہ واقفین کے لئے گزارے مقرر کئے گئے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اول تو لوگ وقف میں آتے ہی نہیں۔ اور اگر آ جاتے ہیں۔ تو شروع شروع میں وظیفے لیتے ہیں۔ اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور جب تعلیم سے فارغ ہوتے ہیں۔ تو مختلف بہانے بنا کر وقف سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہمیں اب

## ہمارے حالات

اجازت نہیں دیتے۔ کہ وقف میں زیادہ عرصہ تک رہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان کے حالات پہلے کیوں اجازت دیتے تھے کہ وقف میں آئیں۔ اور اب بعد میں کیوں اجازت نہیں دیتے۔ کہ وقف میں رہیں جب وہ ہمارے پاس آتے ہیں۔ تو اگر وہ میٹرک پاس تھے تو زیادہ سے زیادہ انہیں ۸۰ - ۹۰ روپے تنخواہ مل سکتی تھی۔ لیکن جب وہ بی۔ اے یا ایم۔ اے ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔

تو انہیں کسی جگہ سے تین سو ساڑھے تین سو کی آمد (سوسائٹی) آجاتی ہے۔ یہ آمد اس لئے آتی ہے کہ سلسلہ نے ان پر خرچ کیا ہوتا ہے۔ اس سے پہلے وہ عملاً یا عقلاً ۸۰ یا ۱۰۰ روپیہ کما سکتے تھے۔ لیکن پھر وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ ہم وقف میں رہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ قابل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ قابلیت صرف اس لئے پیدا ہوئی کہ سلسلہ نے ان پر روپیہ خرچ کیا۔ اور ان کی مالی امداد کی۔ پھر جن کو ہم نے امداد نہیں دی بلکہ وہ اپنے اخراجات سے پڑھے ہیں۔ ان پر بھی

## ذمہ داری کم نہیں

وہ بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے سے ہی پڑھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق نہ دیتا۔ تو وہ کیسے پڑھتے میرے اپنے بچے ہیں۔ میں نے انہیں خود پڑھایا ہے اب ایک لڑکا تبلیغ کے لئے انڈونیشیا گیا ہے۔ تو میں اسے اپنی جیب سے خرچ دیتا ہوں۔ اور آئندہ بھی میرا یہی ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ تو جو بچہ بھی تبلیغ کے لئے باہر جائے۔ میں اس کا خرچ خود ہی برداشت کروں۔ لیکن سیدھی بات ہے۔ کہ میرے بچے میرے سامنے تو بول نہیں سکتے۔ جب ہم بچے تھے تو ہماری جائدادیں لاپرواہی کا شکار تھیں۔ اور ہمیں اتنی توفیق نہیں تھی۔ کہ ان کی نگرانی کے لئے

## پندرہ بیس روپے ماہوار پر

کوئی ملازم رکھیں۔ جب زمین کے کاغذات مجھے دیئے گئے۔ تو میں گھبرا گیا کہ ان کا انتظام کیسے کروں گا۔ مجھے کام کا تجربہ نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ہمیں ایک آدمی مل گیا۔ اس نے کہا مجھے آپ دس روپیہ ماہوار دے دیا کریں۔ میں جائداد کا انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی وہ جائداد جس کی آمد اس قدر بھی نہیں تھی۔ کہ ہم پندرہ بیس روپے ماہوار پر کوئی آدمی ملازم رکھ لیں۔ اس سے آمد پیدا ہونے لگی جب قرآن کریم کا پہلا پارہ شائع کرنے کا سوال پیدا ہوا تو میں نے اس وقت فیصلہ کیا کہ ہم اپنے خرچ پر اسے شائع کریں گے۔ چنانچہ میں نے اس شخص کو بلایا اور کہا کہ مجھے اشاعت قرآن کریم کے لئے کچھ رقم کی ضرورت ہے۔ وہ کہنے لگا کہ آپ کو اس رقم کی کب ضرورت ہے میں نے کہا جب وہ جتنی جلدی مل جائے۔ اس نے کہا میرا یہ خیال تھا کہ آپ یہ کہیں گے کہ مجھے اسی وقت رقم کی ضرورت ہے۔ میں آپ کو آج شام تک

## مطلوبہ رقم

لا دوں گا۔ میں نے کہا تم شام تک رقم لا دو گے! آخر کہاں سے لاؤ گے۔ مجھے دو اڑھائی ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا مجھے کچھ زمین بیچنے کی اجازت دے دیں اور اس نے اس زمین کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں آجکل قادیان میں محلہ دار الفضل آباد ہے۔ اس نے کہا میں ۵۰ روپے فی کنال کے حساب سے زمین بیچ دوں گا۔ اور اس طرح قریباً چار ایکڑ زمین کی فروخت سے دو اڑھائی ہزار روپیہ مل جائے گا۔ میں نے کہا بہت اچھا تمہیں زمین فروخت کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن کیا تمہیں کوئی شخص ۵۰ روپے فی کنال کے حساب سے قیمت دے گا۔ اس نے کہا ہاں بہت سے لوگ موجود ہیں۔ جو اس علاقہ پر زمین خریدنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ظہر کے وقت اس نے یہ بات کی۔ اور عصر کے وقت اس نے روپیہ لا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ اور کہا ابھی بہت سے گاہک موجود ہیں۔ اگر آپ سو روپیہ فی کنال بھی قیمت کر دیں۔ تو وہ خرید نے کے لئے تیار ہیں۔ پھر وہی زمین تھی۔ جو

## دس دس ہزار روپیہ فی کنال

کے حساب سے ہم نے خود خریدی۔ جہاں میرا دفتر تھا۔ وہاں پر کچھ زمین ہم نے بیس ہزار روپیہ کنال کے حساب سے خریدی۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی دی ہوئی چیز تھی۔ ورنہ ہم تو اپنی جائداد سے اتنی آمد کی امید بھی نہیں رکھتے تھے۔ کہ پندرہ بیس روپیہ پر کوئی آدمی ملازم رکھ لیں۔ لیکن بعد میں وہی جائداد کروڑوں روپیہ کی ہو گئی۔ غرض ہر چیز خدا تعالیٰ نے دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے"

پس جو لوگ گھروں سے پڑھ کر آئے ہیں سلسلہ نے ان کی تعلیم پر کوئی خرچ نہیں کیا۔ ان پر بھی کم ذمہ داری نہیں۔ انہیں بھی خدا تعالیٰ نے دیا تھا تو وہ پڑھے تھے۔ اگر خدا تعالیٰ انہیں توفیق نہ دیتا تو وہ کیسے تعلیم حاصل کر سکتے۔ یہ صرف ایک پردہ ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ نے ہی سب کچھ کرنا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں عام طور پر یہ شکوہ پایا جاتا ہے۔ کہ علماء تو سب نائی موچی اور دھوبی ہیں۔ اور ایک حد تک ان کی یہ بات درست بھی ہے۔ لیکن آخر ایسا کیوں ہوا۔ یہ اسی لئے ہوا کہ

## بڑے تاجروں اور زمینداروں نے

خدمتِ دین سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بڑے بڑے تاجر اور زمیندار خدمت دین نہ کریں۔ تو خدا تعالیٰ اپنے دین کو مرنے دے۔ اور نائیوں دھوبیوں اور موچیوں کو بھی اس کے زندہ رکھنے کی توفیق نہ دے۔ جب تم نے دین سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے نائیوں اور موچیوں کو دین کی خدمت کی توفیق دے دی۔ تو اب تم چڑتے کیوں ہو۔ اب وہی تمہارے سردار ہیں۔ اور انہی کے پیچھے تمہیں چلنا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو آجکل مسلمانوں کا حال ہے۔ وہی آئندہ تمہارا ہوگا۔ اگر تم نے بھی خدمت دین سے ہاتھ کھینچ لیا۔ تو کچھ عرصہ کے بعد تمہاری نسلیں بھی یہی کہیں گی۔ کہ نائیوں دھوبیوں اور موچیوں نے علماء کی جگہ لے لی ہے آجکل بھی دیہات اور قصبات میں زیادہ تر عالم بروائے نائی دھوبی یا موچی ہیں اور یہ قابل اعتراض بات نہیں۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ جب دین کا بیڑا غرق ہونے لگا۔ تو اس وقت جو

## دین کی خدمت کے لئے

آگے آ گئے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں عزت دے دی۔ اسی طرح اگر اب تم آگے نہ آئے تو تمہارے ساتھ بھی یہی ہوگا۔ جب جماعت ترقی کرے گی تو انہی لوگوں کو عزت حاصل ہوگی۔ جو اس وقت دین کی خدمت کریں گے۔ پاکستان میں دیکھ لو مولانا عبد الحامد بدایونی تقریر کرتے ہیں۔ تو کبھی اس کی صدارت دستور ساز اسمبلی کے صدر مولوی تمیز الدین خاں کرتے ہیں۔ اور کبھی اس کی صدارت خود گورنر جنرل کرتے ہیں۔ حالانکہ پاکستان بننے سے قبل انہیں کسی ضلع کا ڈپٹی کمشنر بھی نہیں بلاتا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پاکستان بنانے کی توفیق دی۔ تو اس نے علماء کو بھی عزت دے دی۔ پاکستان بننے کے جو عجب میں کراچی گیا۔ تو اس وقت سندھ کے گورنر سر غلام حسین ہدایت اللہ تھے۔ میں جب واپس روانہ ہونے لگا۔ تو ان کا سیکرٹری میرے پاس آیا۔ اور اس نے کہا۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے سعودی عرب کے دو شہزادوں کی دعوت کی ہے اور انہوں نے اس موقعہ پر آپ کو بھی بلایا ہے۔ میں نے کہا۔ میں تو آج چار بجے واپس جا رہا ہوں۔ اس نے کہا ان کی خواہش ہے کہ آپ اس موقعہ پر ضرور تشریف لائیں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ لیکن بعد میں خیال آیا کہ دعوت تو عین جمعہ کے وقت میں رکھی گئی ہے۔ میں نے کہا آپ کی

## دعوت کا وقت

وہی ہے جو جمعہ کی نماز کا ہے۔ اگر دعوت کا وقت پہلے یا بعد میں کر دیا جائے۔ تو میں آ جاؤں گا۔ بعد میں سعودی عرب والوں نے بھی کہا کہ ہم بھی سوچ رہے تھے۔ کہ یہ وقت تو جمعہ کی نماز کا ہے۔ ہم اس موقعہ پر کیسے آئیں گے۔ خیر انہوں نے دعوت کا وقت تبدیل کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ اس دعوت میں مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی بھی مدعو تھے۔ اب پاکستان بننے سے پہلے عثمانی صاحب کی حیثیت ایسی نہیں تھی۔ کہ انہیں ڈپٹی کمشنر بھی کسی دعوت پر بلاتا۔ لیکن یہاں گورنر سندھ نے انہیں بلایا تھا

پس جب کسی قوم پر

## خدا تعالیٰ کا فضل

نازل ہوتا ہے۔ اور وہ ترقی کر جاتی ہے۔ تو اس کے علماء کو بھی ایک نمایاں مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ اور درحقیقت ان کے آگے آنے کا حق ہوتا ہے۔ بشرطیکہ وہ ان کاموں میں حصہ نہ لیں۔ جو ان سے تعلق نہیں رکھتے جیسے پچھلے دنوں علماء نے سیاسیات میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ تو وہ ملامت کا ہدف بن گئے۔ اسی طرح اب بھی علماء اپنا کام چھوڑ کر سیاسیات میں [illegible] گئے۔ تو وہ لوگوں کی ملامت کا ہدف بن جائیں گے لیکن اگر علماء ایسی باتوں میں دخل نہ دیں تو اس میں شبہ ہی کیا ہے۔ کہ جب بھی کوئی قوم ترقی کرے گی تو علماء بہر حال زیادہ

## عزت کی نگاہ سے

دیکھے جائیں گے۔ یورپ میں دیکھ لو۔ کہ کنٹربری کا پادری ایڈورڈ ہشتم کے خلاف ہو گیا۔ تو اسے تخت سے دستبردار ہونا پڑا! اب یہ کتنی بڑی طاقت ہے کہ ایک پادری ناراض ہو جاتا ہے۔ تو بادشاہ بھی اس کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ پس یہ قدرتی بات ہے کہ جب کسی قوم کو عزت ملے گی۔ تو اس کے علماء کو بھی عزت ملے گی۔ اسی طرح جب جماعت احمدیہ کو ترقی ملے گی۔ تو تم اس وقت یہ کہو گے کہ نائی دھوبی اور موچی آگے آ گئے ہیں۔ اس وقت ہر شخص تمہیں یہی کہے گا۔ بلکہ میرا یہ خطبہ نکال کر تمہارے آگے رکھے گا۔ کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے دین کی گاڑی کو اس وقت دھکا دیا۔ جب تم لوگ اس سے لاپرواہ ہو گئے تھے اب ان کا حق ہے کہ وہ آگے آ گئے ہیں۔ ہماری وقفین کی لسٹ کو بھی دیکھا جائے۔ تو اس میں بڑے بڑے لوگوں اور ان کے بچوں کے نام کم ملتے ہیں۔ لیکن لوگ کام کر رہے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے لوگوں کے بچے شامل نہیں۔ جب کسی

## بڑے شخص کے بچے

پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تو وہ کہتا ہے میرا فلاں بچہ واقفِ زندگی ہے۔ فلاں بچہ واقفِ زندگی ہے۔ لیکن جب وہ پاس ہو جاتا ہے تو وقف میں آنے کا نام نہیں لیتا۔ ان کی تعلیم مکمل ہونے سے پہلے وہ یہ لکھتا تھا کہ میرا فلاں لڑکا وقف ہے۔ میرے دو لڑکے وقف ہیں۔ میرے تین لڑکے وقف ہیں۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا کرے۔ لیکن تعلیم سے فارغ ہو جانے کے بعد ان کی بولی نہیں آتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اب دعا کا وقت گذر گیا ہے۔ پھر اگر بعد میں کوئی لڑکا بیمار ہو جاتا ہے تو وہ یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اس کی نیت دوبارہ حاضر ہونے کی تھی۔ ملازمت کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ کچھ تجربہ حاصل ہو جائے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔ تاکہ وہ دین کی خدمت بجا لا سکے۔ لیکن تندرست ہو جانے کے بعد وہ حاضر ہونے کا نام بھی نہیں لیتا۔ گویا ان لوگوں نے وقف کو

## تجارت کا ذریعہ

بنا لیا ہے۔ غربا نے اسے وظیفے لینے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور امراء نے دعا کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور کسی کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ دین کی گاڑی چلیگی کیسے؟ اب یہ حالت ہے کہ نالائق بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور بعض کے تو اب حواس بھی ایسے نہیں کہ وہ اب زیادہ دیر تک سلسلہ کا کام چلا سکیں۔ لیکن ایسے آدمی سلسلہ کے پاس موجود نہیں۔ جو ان کی جگہ کام کر سکیں۔ آخر یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ نئے آدمیوں کو ان کی جگہوں پر لگا دیا جائے۔ چند سال میں انہیں بہرحال کام کا تجربہ حاصل کرنا پڑے گا۔ پھر وہ ان جگہوں پر کام کر سکیں گے۔ اس وقت بعض ناظر تیرہ میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ اور ان کے حواس بھی بجا نہیں۔ نئے آدمی ہمارے پاس تیار نہیں۔ اور

## سلسلہ کا کام

نہایت خطرناک حالات میں سے گزر رہا ہے۔ اس کی ذمہ داری جماعت کے سب افراد پر ہے۔ مخصوصاً ایسے طبقہ پر جو اپنے آپ کو چودہری سمجھتا ہے۔ "چودہری" کے لفظ سے میری مراد زمیندار نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں۔ جو اپنے آپ کو قانون سے بالا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جب بیمار ہو گئے تو آپ بعض دفعہ باہر آکر لیٹ جاتے اور لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہو جاتے۔ بیمار تھک بھی جاتا ہے۔ جب آپ تھک جاتے۔ تو فرماتے۔ دوست اب چلے جائیں۔ اس پر کچھ لوگ تو چلے جاتے اور کچھ بیٹھے رہتے۔ کچھ دیر کے بعد آپ فرماتے میں اب تھک گیا ہوں۔ احباب اب تشریف لے جائیں۔ اس پر آٹھ دس آدمی اور چلے جاتے۔ مگر چند آدمی پھر بھی بیٹھے رہتے۔ اور وہ سمجھتے کہ ہم اس حکم کے مخاطب نہیں ہیں۔ اس پر آپ تیسری بار فرماتے۔ کہ اب چودہری بھی چلے جائیں یعنی جو لوگ اپنے آپ کو قانون سے بالا سمجھتے ہیں وہ بھی چلے جائیں۔ آپ کی مراد بھی چودہری کے لفظ سے زمیندار اور جاٹ کی نہیں تھی بلکہ وہ لوگ مراد تھے۔ جو اپنے آپ کو

## قانون کی اطاعت سے مستثنیٰ

سمجھتے تھے۔ لیکن جب جماعت کو عزت ملے گی۔ تو پھر یہی لوگ کہیں گے۔ کہ ہم نائی۔ موچی اور دھوبی آگئے ہیں۔ اور وہ کوشش کریں گے کہ خود عزت حاصل کریں۔ اس وقت جماعت کے اندر اگر غیرت پائی جاتی ہو۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ انہیں پیچھے ہٹا دے اور کہے کہ جب ضرورت کے وقت تم نے خدمت نہیں کی تھی۔ تو اب تمہیں آگے آنے کی اجازت نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے جب قوم کو عزت ملتی ہے۔ اور مالی زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو وہی چودہری آگے آجاتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مالِ غنیمت آتا ہے۔ تو منافق بھی آگے آجاتے ہیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اب تم کیوں آئے تو کہتے ہیں۔ تم ہم پر حسد کرتے ہو۔ ہر قوم میں یہی نظارہ نظر آتا ہے۔ جب جنگ ہوتی ہے اور جان قربان کرنے کا وقت آتا ہے تو اس قماش کے لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں لیکن جب فتح اور عزت ملتی ہے۔ تو یہی لوگ آگے آجاتے ہیں۔ اور بدقسمتی سے قوم انہیں دھتکارتی نہیں۔ وہ سمجھتی ہے۔ کہ بڑے لوگ آگے آگئے ہیں۔ حالانکہ ان کی بڑائی اسی دن ختم ہو جاتی ہے جب وہ دین کی خدمت سے اپنا پہلو بچا لیتے ہیں۔ اگر قوم

## اس کیریکٹر کو

زندہ رکھے۔ تو اس قسم کے لوگوں کی اصلاح ہو جائے لیکن قوم اس کیریکٹر کو زندہ نہیں رکھتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت عمرؓ کے زمانہ تک یہ کیریکٹر مسلمان قوم میں زندہ رہا۔ اس کے بعد یہ کیریکٹر مٹ گیا۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے دربار میں مکہ کے رؤسا آئے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں اعزاز سے بٹھایا۔ لیکن وہ رؤسا ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ حضرت سہیلؓ آگئے اس پر حضرت عمرؓ نے ان رؤسا سے کہا۔ آپ ذرا پیچھے ہٹ جائیں۔ اور ان کے لئے جگہ چھوڑ دیں۔ اور آپ نے سہیلؓ سے باتیں کرنی شروع کر دیں۔ اس کے بعد کچھ اور غلام صحابہؓ آئے۔ تو آپ نے پھر ان سے فرمایا۔ آپ ذرا پیچھے ہٹ جائیں۔ اور ان کے لئے جگہ چھوڑ دیں۔ اس پر وہ اور پیچھے ہٹ گئے۔ اتفاق ایسا اس دن سات آٹھ غلام صحابہؓ آگئے۔ ان دنوں کمرے چھوٹے ہوتے تھے۔ اس لئے ان کے لئے جگہ خالی کرتے کرتے جوتیوں میں آگئے۔ اور پھر انہیں وہاں سے بھی اٹھ کر باہر آنا پڑا۔ اس پر وہ ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر کہنے لگے تم نے دیکھ لیا کہ آج عمرؓ نے ہمیں ان غلاموں کے سامنے کیسا ذلیل کیا ہے۔ ان میں سے ایک عقلمند تھا۔ اس نے کہا تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ یہ کس کی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ یہ سب کچھ ہمارے باپ دادا کی کرتوتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ لوگ وہ تھے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوےٰ کیا تو انہوں نے آپؐ کی آواز پر لبیک کہا۔ ہمارے باپ دادوں نے انہیں مارا پیٹا۔ اور طرح طرح کے دکھ دیئے لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ اب جب اسلام نے ترقی کی ہے۔ تو انہی لوگوں کا حق تھا کہ وہ عزت پاتے۔ ان کا حق انہیں مل رہا ہے۔ وہ سرداروں نے کہا۔ پھر اس کا علاج کیا ہے۔ اس نے کہا چلو پھر عمرؓ سے ہی اس کا علاج پوچھیں۔ چنانچہ وہ واپس آئے۔ آواز دی۔ حضرت عمرؓ نے انہیں اندر بلا لیا۔ آپ سمجھتے تھے۔ کہ آج جو سلوک ان سے ہوا ہے۔ اسے انہوں نے محسوس کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ آج جو آپ لوگوں سے ہوا ہے میں اس کے متعلق مجبور تھا۔

## رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اپنی زندگی میں ان لوگوں کی عزت فرمایا کرتے تھے۔ اب عمرؓ کی کیا حیثیت ہے کہ وہ ان کی عزت نہ کرے۔ انہوں نے کہا۔ ہم ساری بات سمجھ گئے ہیں۔ اور ہم اس لئے دوبارہ آئے ہیں۔ کہ آپ سے دریافت کریں۔ کہ اس ذلت کو دور کیسے کیا جائے۔ حضرت عمرؓ خود بھی ایک بڑے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور پھر دوسرے خاندانوں کے شجرۂ نسب کو یاد رکھنا آپ کے خاندان کے ذمہ تھا۔ اس لئے آپ جانتے تھے۔ کہ وہ لوگ کس قدر معزز خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے ان کی کیفیت دیکھ کر آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں آپ کی آواز بھرا گئی۔ اور آپ منہ سے کوئی لفظ نہ نکال سکے۔ آپؓ نے صرف ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اس کا علاج شام میں ہے۔ شام میں ان دنوں جنگ ہو رہی تھی۔ ان لوگوں نے آپؓ کا مفہوم سمجھ لیا۔ اور فوراً اونٹ اور گھوڑے تیار کئے اور شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ ان میں سے پھر

## ایک شخص بھی زندہ

واپس نہیں آیا۔ اور سب کے سب وہیں شہید ہو گئے۔ گویا انہوں نے اپنی جان قربان کر کے اپنی ذلت کا داغ دھو دیا۔ لیکن حضرت عمرؓ کے بعد جو لوگ آئے۔ انہوں نے اس قومی کیریکٹر کو قائم نہ رکھا۔ حضرت عثمانؓ نے پرانے لوگوں کو مختلف کاموں کے لئے آگے بلایا۔ مگر انہوں نے مدینہ چھوڑنا پسند نہ کیا۔ جس پر لازماً انہیں نئے لوگ آگے لانے پڑے۔ صحابہؓ کو یہ بات بری لگی۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں مجبور ہوں۔ میں تمہیں ان جگہوں پر بلاتا ہوں لیکن تم مدینہ سے باہر جانے پر راضی نہیں ہوتے لیکن حالت یہ تھی۔ کہ اس وقت حکومت کے کام مصر۔ شام۔ فلسطین اور ایران تک پھیل چکے تھے۔ اور پرانے لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ بڑے بھی بنے رہیں اور مدینہ سے بھی نہ نکلیں۔ اور یہ چیز مشکل تھی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ بہرحال یہ خرابی اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب بڑے لوگ جنہوں نے دین کی خدمت نہیں کی ہوتی وہ آگے آجاتے ہیں۔ اور قوم انہیں یہ سمجھ کر سر پر اٹھا لیتی ہے۔ کہ ہمارے بڑے لوگ آگے آگئے ہیں۔ اور اس طرح قوم پر تباہی آجاتی ہے۔ پس تم ضرورتِ وقت کو سمجھو۔ اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کر کے اپنے اپنے

## خاندان کے نوجوانوں

کو وقف کرو۔ اور یہ وقف اتنی کثرت کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ کہ اگر دس نوجوانوں کی ضرورت ہو۔ تو جماعت سو نوجوان پیش کرے۔ مگر اب واقفین ملتے بھی ہیں۔ تو بعد میں بھاگ جاتے ہیں۔ اور یہ ایسی شرمناک چیز ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی قوم شرفاء کے سامنے سر نہیں اٹھا سکتی۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا۔ میں نماز کے بعد عزیز عبد الحمید خاں غزنوی کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ عبد الحمید خاں غزنوی نیک محمد خاں صاحب غزنوی کے لڑکے تھے۔ اور ہوائی جہاز کے حادثہ میں فوت ہوئے ہیں۔ (الفضل ۲۷؍اکتوبر ۱۹۵۵ء)

## اخبار احمدیہ قادیان (بقیہ صفحہ ۱)

۸؍نومبر۔ شیخ محبوب عالم صاحب خالد (اور دیا با جلالی لدین صاحب قادیان کی بیٹی) اہلیہ محترمہ عبد الحق صاحب ربوہ اپنے بچہ سمیت واپس تشریف لے گئے۔

**ولادت** ۱۲؍نومبر مکرم قاضی عبد الحمید صاحب کاتب بدر کے ہاں بچی تولد ہوئی۔ احباب عزیزہ کی درازیٔ عمر کیلئے اور خادمہ دین اور قرۃ العین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔

**تصحیح** مولوی محمد احمد صاحب (سابق فقیر ساتی) کے نومولود کا نام گزشتہ اشاعت میں غلطی سے منور احمد کی بجائے مسعود احمد ہوا ہے۔

**وفات** جناب حمید الدین صاحب نائب صدر جماعت ہبلی کی ایک سالہ بچی ۲؍نومبر کو وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نعم البدل عطا ہونے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

**درخواستہائے دعا** (۱) عبد الغفور خاں صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی کی آنکھ کا اپریشن ہوگا۔ (۲) عبد السلام صاحب قادیانی کی اہلیہ محترمہ کو گو پہلے سے افاقہ ہے لیکن حالت ابھی خطرہ سے باہر نہیں۔

(۳) والدہ جی ملک صلاح الدین صاحب منٹگمری میں شدید بیمار ہیں اور والدہ صاحبہ بھی بیٹو کی کو پہلے سے افاقہ ہے (۴) عزیز فضل احمد صاحب پسر بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت سرینگر سخت بیمار تھے پہلے سے افاقہ ہے لیکن کمزور ہیں (۵) خواجہ محمد سلطان صاحب رینجر کشمیر کا بچہ کمزور ہے احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

# احباب تعاون کا ہاتھ بڑھائیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کو اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ میں بھوکا تھا ننگا تھا کیا تم نے مجھے کھانا کھلایا اور کپڑے دیئے۔ بندے کہیں گے۔ اے خدا! تو کب بھوکا ننگا آیا تھا۔ خدمت کرتے۔ تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ میرے بھوکے ننگے بندے تمہارے پاس آئے اور تم نے ان کی حاجات پوری کیں گویا میری ہی خدمت کی۔

دیکھیئے ایک غریب شخص کی خواہ وہ کسی مذہب وملت سے تعلق رکھتا ہو خدمت کرنا اور حاجت روائی کرنا اللہ تعالےٰ کے نزدیک کس قدر قابل قدر اور پسندیدہ ہے۔ تو غور فرمایئے کہ اسلام جو اس وقت حالت غربت میں ہے اور اپنوں اور بیگانوں کے مظالم جانکاہ کا نشانہ بن رہا ہے۔ اس کی خدمت آپ کے لئے کس قدر ثواب کا موجب ہوگی۔ آنحضرت صلعم نے ایسے ہی حالات میں فرمایا تھا کہ بعد کی نسلوں کی دولت نچھاور کر دینا بھی اس وقت کی معمولی قربانی کے مساوی نہ ہو سکے گا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دوبارہ زندگی کے لئے چنا ہے۔ آپ اپنی اس خوش قسمتی کو عملی قربانی سے ثابت کیجئے۔ آپ نہ صرف یہ کہ اپنا بجٹ پورا کریں بلکہ اس سے بھی زیادہ چندہ ادا کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اموال اور اولاد میں برکت دے گا۔

جو جماعتیں اور افراد مئی تا اکتوبر کے چھ ماہ کا پورا بجٹ ادا کریں گے ۲۴ نومبر تک اطلاع آنے پر ان کے نام دعا کے لئے خاص طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھیجے جائیں گے۔ اسی طرح ان احباب کے جنہوں نے اس بارہ میں کوشش کی ہوگی۔

(ناظر بیت المال ووکیل المال قادیان)

## معلومات:-

دنیا کے بڑے بڑے لیڈروں کی موجودہ عمریں درج ذیل ہیں:-

| نام | ملک | عمر | نام | ملک | عمر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۔ سرونسٹن چرچل | برطانیہ | ۸۰ برس | ۹۔ سالازار | پرتگال | ۶۵ برس |
| ۲۔ ڈاکٹر ملان | دکنی افریقہ | ۸۰ برس | ۱۰۔ ماوسی تنگ | چینی | ۶۱ برس |
| ۳۔ ڈاکٹر ایڈنار | مغربی جرمنی | ۷۹ برس | ۱۱۔ چو این لائی | چین | ۵۵ برس |
| ۴۔ مسٹر ایٹلے | برطانیہ | ۷۱ برس | ۱۲۔ یوتو | برما | ۴۷ برس |
| ۵۔ ڈی ولیرا | آئرلینڈ | ۷۲ برس | ۱۳۔ محمد علی | پاکستان | ۴۵ برس |
| ۶۔ پنڈت جواہر لال نہرو | ہندوستان | ۶۵ برس | ۱۴۔ غلام محمد | " | ۶۰ برس |
| ۷۔ ڈاکٹر سنگمن ری | جنوبی کوریا | ۷۹ برس | ۱۵۔ مارشل ٹیٹو | یوگوسلاویہ | ۶۰ برس |
| ۸۔ آئزن ہاور | امریکہ | ۶۵ برس | ۱۶۔ کرنل ناصر | مصر | ۳۶ برس |
| | | | ۱۷۔ ملکہ الزبتھ | برطانیہ | ۲۸ برس |

## امرتسر اور لاہور کے درمیان ریل کا سفر

امرتسر سے ہر روز ہندوستانی ٹائم کے مطابق پورے دس بجے گاڑی لاہور کے لئے چلتی ہے۔ گاڑی عام طور پر ۴ نمبر پلیٹ فارم پر نو بجے لگتی ہے۔ گاڑی لگنے سے ایک گھنٹہ قبل سٹیشن پر کسٹم فارم مہیا کرنے والے آجاتے ہیں۔ وہ چار آنے فی فارم چھپائی وصولی کرتے ہیں کسٹم فارم میں سامان کی تفصیل، مالیت، پاسپورٹ نمبر وغیرہ کا اندراج کرانا ہوتا ہے۔ ٹکٹ گھر سے ٹکٹ بارڈر کا کیبہ کر لیا جاتا ہے۔ امرتسر سے ٹکٹ اٹاری تک کا آٹھ آنے میں ملتا ہے۔ مسافر کسٹم فارم اور ٹکٹ وغیرہ لے کر گاڑی میں سوار ہو جاتے ہیں اور دس بجے گاڑی روانہ ہو جاتی ہے قادیان سے اگر اس گاڑی پر سوار ہونا ہو تو رات کو جانا پڑتا ہے۔ صبح قادیان سے روانہ ہو کر گاڑی نہیں ملتی۔

## لاہور سے امرتسر تک ریل کا سفر

لاہور سے ٹرین پاکستانی ٹائم کے مطابق بعد دوپہر سوا ایک بجے (ہندوستانی ٹائم کے مطابق پونے دو بجے) چھ نمبر پلیٹ سے روانہ ہوتی ہے ٹکٹ گھر سے امرتسر بارڈر کا ٹکٹ کیبہ کر لینا پڑتا ہے۔ جو آٹھ آنے میں ملتا ہے گاڑی نصف گھنٹہ میں یعنی پونے دو بجے (پاکستانی وقت) پر جلو پہنچتی ہے۔ پاکستانی کسٹم کے کارکنان اور پاسپورٹ درج کرنے والا عملہ وہاں ہوتا ہے۔ تمام مسافران کی چیکنگ پر کوئی دو گھنٹے لگتے ہیں تو گاڑی جلو سے چل کر اٹاری ٹھہرتی ہے۔ اٹاری میں ہندوستانی کسٹم کا عملہ اور پاسپورٹ اندراج کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ دو گھنٹہ میں اپنا کام ختم کر لیتے ہیں۔ اور مسافر ٹکٹ لے لیتے ہیں۔ اور پھر گاڑی امرتسر آ ٹھہرتی ہے۔ لاہور سے امرتسر تک کل وقت قریباً پانچ گھنٹے لگتا ہے لاہور سے آنے والی گاڑی ہندوستانی ٹائم کے مطابق کوئی پونے سات بجے شام امرتسر پہنچتی ہے۔ جہاں سے دہلی، بمبئی، کلکتہ اور پٹھانکوٹ کی گاڑیاں مل سکتی ہیں۔ قادیان آنے والے احباب کو رات امرتسر یا بٹالہ گذارنا پڑتی ہے۔ کیونکہ بٹالہ سے قادیان آنے والی آخری گاڑی سات بجکر بیس منٹ پر چلتی ہے۔ اٹاری اور جلو میں قلیوں کا ریٹ بارہ آنے فی کس ہے۔

نوٹ:- پاکستان جانے والے مسافران کے لئے فی الوقت انکم ٹیکسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے

## سلسلہ کا قابل فروخت لٹریچر

نظارت ہذا کے پاس مندرجہ ذیل لٹریچر قابل فروخت موجود ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ لٹریچر خرید کر اپنے زیر تبلیغ احباب کو دیں۔ نیز خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنی اولاد کو پڑھائیں تا وہ احمدیت سے صحیح طور پر سے واقف ہوں۔ آپ کا تعاون ہی نظارت ہذا کو مزید لٹریچر شائع کرانے کے قابل بنا سکتا ہے۔ فہرست مع قیمت درج ذیل ہے (تبلیغ کی خاطر کم از کم قیمت رکھی گئی ہے)

(ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

| نمبر | نام کتاب | | قیمت |
|---|---|---|---|
| (۱) | سوانح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (مصنفہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب) | | ۱—۰—۰ |
| (۲) | ختم نبوت کی حقیقت (مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے) | | ۰—۱۲—۰ |
| (۳) | اسلام اور اشتراکیت | " " | ۰—۳—۰ |
| (۴) | ہمارا خدا | " مجلد | ۱—۸—۰ |
| (۵) | الفضل جوبلی نمبر | | ۰—۴—۰ |
| (۶) | الفضل خاتم النبیین نمبر | | ۰—۳—۰ |
| (۷) | سوانح دسیر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (مرتبہ مولوی محمد حفیظ صاحب) | | ۰—۴—۰ |
| (۸) | محامد خاتم النبیین (از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام) | | ۰—۲—۰ |
| (۹) | ضرورت مذہب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) | | ۰—۲—۰ |
| (۱۰) | اسلام میں اختلافات کا آغاز ( " " ) | | ۰—۱۲—۰ |
| (۱۱) | پیغام احمدیت ( " " ) | | ۰—۴—۰ |
| (۱۲) | خطبات نکاح ( " " ) | غیر مجلد / مجلد | ۰—۱۲—۰ / ۱—۰—۰ |
| (۱۳) | خطبات عیدین ( " " ) | غیر مجلد / مجلد | ۰—۱۴—۰ / ۱—۰—۰ |
| (۱۴) | حضرت محمد مصطفیٰ کی شان کا انسان نہ آج تک پیدا ہوا نہ قیامت تک ہوگا (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) | غیر مجلد | ۰—۴—۰ |
| (۱۵) | موجودہ زمانہ کا ارتداد (ملک فضل حسین صاحب) | | ۰—۸—۰ |
| (۱۶) | پیشگوئیاں (مولانا جلال الدین صاحب شمس) | | ۰—۵—۰ |
| (۱۷) | میری والدہ (سر محمد ظفر اللہ خان صاحب) | | ۰—۸—۰ |
| (۱۸) | تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات (ادارہ ترقی اسلام) | | ۰—۱۲—۰ |
| (۱۹) | وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر علمائے مصر کا فتویٰ | | ۰—۴—۰ |
| (۲۰) | سیرت سیدہ ام المومنین حصہ اول (عرفانی صاحب) | | ۱—۴—۰ |
| (۲۱) | البم | | ۱—۸—۰ |
| (۲۲) | قرآن مجید (پارہ اول مترجم) | | ۰—۶—۰ |
| (۲۳) | مذہبی انسائیکلو پیڈیا یعنی تبلیغی پاکٹ بک (ملک عبد الرحمن صاحب خادم) | غیر مجلد / مجلد | ۴—۰—۰ / ۵—۰—۰ |

# آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک خاوند کی حیثیت میں

از حضرت صاحبزادہ مرزا البشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ

## سب سے بہتر شخص

مقدس بانئے اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور اقوال میں سے ایک قول یہ ہے کہ خیرکم خیرکم لاھلہٖ یعنی تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ معاملہ کرنے میں سب سے بہتر ہے۔ آپ کے ان الفاظ کو اگر اس بارہ میں آپ کی تعلیم اور آپ کے تعامل کا خلاصہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ آپ کی خانگی زندگی یقیناً ان الفاظ کی بہترین تفسیر تھی۔

## رسول کریم اور تعدد ازدواج

قومی اور ملکی اور سیاسی اور دینی ضروریات نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ ایک وقت میں ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کریں اور یہ ایک قربانی تھی جو آپ کو ایک غیر نفسی ضرورت کے ماتحت کرنی پڑی۔ مگر آپ نے اس قربانی کی روح کو اس خوبی اور کمال کے ساتھ نبایا ...... اور باوجود اپنی خانگی ذمہ داری کی پیچیدگیوں کے معاشرت کا ایک ایسا اعلیٰ نمونہ قائم کیا جو دنیا کے لئے ہمیشہ کے واسطے ایک شمع ہدایت کا کام دے گا۔ میرے یہ الفاظ میری قلبی خوش عقیدگی کی گونج نہیں ہیں بلکہ ان کی بنیاد ٹھوس تاریخی واقعات پر قائم ہے جنہیں کسی دوست کی خوش عقیدگی یا کسی دشمن کا تعصب اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتے۔

## معاشرت کا کامل نمونہ

کثرت ازدواج کی وجہ سے جو اضافہ آپ کی خانگی ذمہ داریوں میں ہوا اس کو آپ کی ان گونا گوں اور بھاری ذمہ نے اور بھی بہت زیادہ کر دیا تھا۔ جو ایک مصلح، ایک امام جماعت، ایک انتظامی حاکم، ایک جوڈیشل قاضی، ایک سیاسی لیڈر، ایک فوجی جرنیل اور ایک بین الاقوام نظام جمہوریت کے صدر کی حیثیت میں آپ پر عائد ہوتی تھیں۔ اور ہر شخص جو آپ کی خانگی زندگی اور گھر کی معاشرت کے متعلق کوئی رائے قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کا یہ پہلا فرض ہے کہ ان حالات کو پورے طور پر مدنظر رکھے جو آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں نے آپ کے لئے پیدا کر رکھے تھے۔ میں نے یہ الفاظ اس لئے تحریر نہیں کئے کہ میں آپ کی زندگی کے حالات کو آپ کی خانگی معاشرت پرکھنے لگاتے وقت ایک موجب رعایت کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں بلکہ میں نے یہ الفاظ اسلئے لکھے ہیں کہ تا یہ ظاہر ہو۔ باوجود ان عظیم الشان ذمہ واریوں کے جو تمام اسباب کے ماتحت یقیناً آپ کے خانگی فرائض کی ادائیگی کے رستے میں روک ہو سکتی تھیں۔ آپ نے معاشرت کا وہ کامل نمونہ دکھایا جو دنیا کے ہر شخص کو خواہ وہ کیسے ہی حالات زندگی کے ماتحت رہا ہو شرماتا ہے۔

مگر یہ مضمون اس قدر وسیع ہے اور اس پر روشنی ڈالتے ہوئے اس قدر مختلف پہلو انسان کے سامنے آتے ہیں کہ اس مختصر گنجائش کو دیکھتے ہوئے جو ایڈیٹر صاحب الفضل نے (جن کی تحریک پر میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں) اس کے لئے مقرر کی ہے۔ یہ مضمون ان پر زیادہ بسط کے ساتھ لکھنا تو درکنار معمولی اور واجبی تفصیل میں جانا بھی ناممکن ہے۔ پس میں نہایت اختصار کے ساتھ صرف چند موٹی موٹی باتوں کے تحریر کرنے پر اکتفا کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

## رسول کریم کی پہلی شادی

سب سے پہلی شادی جو آنحضرت صلعم نے کی وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ اس وقت آپ کی عمر صرف پچیس سال کی تھی اور حضرت خدیجہ رضی چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکی تھیں۔ اور بیوہ تھیں۔ گویا آپ نے عین عنفوان شباب میں ایک ادھیڑ عمر کی عورت سے شادی کی۔ لہٰذا بظاہر حالات یہ خیال ہو سکتا ہے کہ شاید یہ شادی کسی وقتی مصلحت کے ماتحت ہوگئی ہوگی۔ اور بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی کوئی خوشی کی زندگی نہیں گذری ہوگی۔ کیونکہ جہاں بیوی کی عمر خاوند کی عمر سے اتنی زیادہ ہو کہ ایک کی جوانی کا عالم اور دوسرے کے بڑھاپے کا آغاز ہو تو وہاں عام حالات میں ایسا جوڑا کوئی خوشی کا جوڑا نہیں سمجھا جاتا۔ مگر یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا خوشی کا اتحاد ہوا ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی کی خانگی زندگی میں نظر آتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ کامل محبت ایک دوسرے پر کامل اعتماد ایک دوسرے کے لئے کامل قربانی کا نظارہ اگر کسی نے کسی ازدواجی جوڑے میں دیکھنا ہو تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی میں نظر آئے گا۔ کیا ہی بہشتی زندگی تھی جو اس رشتہ کے نتیجے میں دونوں کو نصیب ہوئی۔

## پاکیزہ خانگی زندگی کا اثر

مجھے اس رشتہ کے کمال اتحاد کا احساس سب سے بڑھ کر اس وقت ہوتا ہے جبکہ میں اس تاریخی واقعہ کا مطالعہ کرتا ہوں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلی وحی نازل ہوئی آپ اس غیر مانوس اور غیر متوقع جلال الٰہی سے مرعوب ہو کر سخت گھبرائے ہوئے اپنے گھر میں آئے اور ایک سہمی ہوئی آواز میں اپنی رفیق حیات سے فرمایا کہ مجھ پر آج یہ حالت گذری ہے۔ اور مجھے اپنے نفس کی طرف سے ڈر پیدا ہو گیا ہے اس وقت گھر میں بظاہر حالات صرف یہی میاں بیوی تھے۔ خاوند ادھیڑ عمر کو پہنچا ہوا اور بیوی بوڑھی گھر کی چار دیواری میں دوست و دشمن کی نظروں سے دور تکلف کا طریق بیرون از سوال تھا۔ دونوں پندرہ سال کے لمبے عرصہ سے ایک دوسرے کے رفیق زندگی تھے۔ ایک دوسرے کی خوبیاں ایک دوسرے کے سامنے تھیں۔ اگر کوئی کمزوری تھی تو وہ بھی ایک دوسرے پر مخفی نہ تھی۔ ایسی حالت میں جس سادگی کے ساتھ خاوند نے اپنی پریشانی اپنی بیوی سے بیان کی اور جس بے تکلفی کے عالم میں بیوی نے سامنے سے جواب دیا وہ اس مقدس جوڑے کے کمال اتحاد کا ایک بہترین آئینہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ کو دیکھ کر حضرت خدیجہ رضی کی زبان سے جو الفاظ نکلے وہ تاریخ میں اس طرح بیان ہوئے ہیں:۔

كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا
اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ
الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي
الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ
الْحَقِّ (بخاری)

"ہرگز ایسا نہ کہیں خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں ہونے دیگا۔ آپ رشتوں کی پاسداری کرتے ہیں اور لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور وہ اخلاق جو دنیا سے معدوم ہو چکے تھے ان کو آپ نے اپنے اندر پیدا کیا ہے۔ اور آپ مہمان نواز ہیں اور حق و انصاف کے رستے میں جو مصائب لوگوں پر آتے ہیں۔ ان میں آپ ان کی اعانت فرماتے ہیں"۔

حضرت خدیجہ رضی کے یہ الفاظ اپنے اندر ایک نہایت وسیع مضمون رکھتے ہیں۔ جس کی پوری گہرائی تک وہی شخص پہنچ سکتا ہے جو دل و دماغ کے نازک احساسات سے اچھی طرح آشنا ہو۔ ان الفاظ میں اس مجموعی اثر کا نچوڑ مخفی ہے جو پندرہ سالہ خانگی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی کے قلب پر پیدا کیا جو خاوند اپنی روزمرہ زندگی کے واقعات سے اپنی بیوی کے دل و دماغ میں وہ اثرات پیدا کر سکتا ہے۔ جن کو ایک چھوٹے پیمانہ کا فوٹو ان الفاظ میں نظر آتا ہے اس کی پاکیزہ خانگی زندگی اور حسن معاشرت کا اندازہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

## حضرت خدیجہ رضی کے انتقال کا صدمہ

حضرت خدیجہ ہجرت سے کچھ عرصہ قبل انتقال فرما گئیں۔ اور ان کی وفات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ ہوا۔ اور لکھا ہے کہ ایک عرصہ تک آپ کے چہرہ پر غم کے آثار نظر آتے رہے اور آپ نے اس سال کا نام عام الحزن رکھا۔ ان کی وفات کے بعد جب کبھی ان کا ذکر آتا تھا آپ کی آنکھیں پرنم ہو جاتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت خدیجہ رضی کی بہن آپ سے ملنے کے لئے آئی اور دروازہ پر آکر اندر آنے کی اجازت چاہی۔ ان کی آواز مرحومہ خدیجہ رضی سے بہت ملتی تھی۔ یہ آواز سن کر آپ بے چین ہو کر اپنی جگہ سے اٹھے اور جلدی سے دروازہ کھول دیا اور بڑی محبت سے اُن کا استقبال کیا۔ جب کبھی باہر سے کوئی چیز تحفۃً آتی تھی آپ لازماً حضرت خدیجہ رضی کی سہیلیوں کو اس میں سے حصہ بھیجتے تھے اور اپنی وفات تک آپ نے کبھی اس طریق کو نہیں چھوڑا۔ بدر میں جب مشرکین کے قریب کفار مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوئے تو ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد یعنی زینب بنت خدیجہ رضی کے خاوند ابوالعاص بھی تھے جو ابھی تک مشرک تھے۔ زینب نے ان کے فدیہ کے طور پر مکہ سے ایک ہار بھیجا۔ یہ وہ ہار تھا جو مرحومہ خدیجہ رضی نے اپنی لڑکی کو جہیز میں دیا تھا۔ آنحضرت صلعم نے اس ہار کو دیکھا تو فوراً پہچان لیا اور حضرت خدیجہ کی یاد میں آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ آپ نے رقت بھری آواز میں صحابہ سے فرمایا۔ یہ ہار خدیجہ نے زینب کو جہیز میں دیا تھا۔ تم اگر پسند کرو تو خدیجہ کی یہ یادگار اس کی بیٹی کو واپس کر دو۔ صحابہ کو اشارہ کی دیر تھی انہوں نے فوراً واپس کر دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کی جگہ ابوالعاص کا یہ فدیہ مقرر فرمایا کہ وہ مکہ جا کر زینب کو فوراً مدینہ بھجوا دیں۔ اور اس طرح ایک مسلمان خاتون (اور خاتون بھی وہ جو سرور کائنات کی لخت جگر تھی) دار کفر سے نجات پا گئی۔ حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زندہ بیوی کے متعلق کبھی جذبات رقابت نہیں پیدا ہوئے۔ لیکن مرحومہ خدیجہ کے متعلق میرے دل میں بعض اوقات رقابت کا احساس پیدا ہونے لگتا تھا۔ کیونکہ میں دیکھتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بڑی محبت تھی۔ اور ان کی یاد آپ کے دل کی گہرائیوں میں جگہ لئے ہوئی تھی۔

## دوسری شادیاں

حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آپ نے حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت سودہؓ کے ساتھ شادی کی اور ہجرت کے بعد تو حالات کی مجبوری کے ماتحت آپ کو بہت سی شادیاں کرنی پڑیں اور آپ کی خانگی ذمہ داریاں بہت نازک اور پیچیدہ ہو گئیں۔ مگر با ایں ہمہ آپ نے عدل و انصاف کا ایک نہایت کامل نمونہ دکھایا اور کسی ذرا سی بات میں بھی انصاف کے میزان کو ادھر ادھر جھکنے نہیں دیا۔ آپ کا وقت، آپ کی توجہ، آپ کا مال، آپ کا گھر اس طرح آپ کی مختلف بیویوں میں تقسیم شدہ تھے کہ جیسے کسی مجسم چیز کو ترازو میں تول کر تقسیم کیا گیا ہو۔ اور اسی قدرتی بانٹ کے نتیجہ میں آپ کی زندگی حقیقتہً ایک مسافرانہ زندگی تھی اور آپ کا پروگرام حیات آپ کے اس قول کی تنہا تفسیر تھا۔ جو آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل لیعنی انسان کو دنیا میں ایک مسافر کی طرح زندگی گزارنی چاہیئے

## بیویوں میں کامل عدل

مگر باوجود اس کامل عدل و انصاف کے آپ فرماتے تھے کہ اے میرے خدا میں اپنی طاقت کے مطابق اپنی بیویوں میں برابری اور مساوات کا سلوک کرتا ہوں۔ لیکن اگر تیری نظر میں کوئی ایسا حق و انصاف ہے جس میں کوتاہ رہا ہوں اور میری طاقت سے باہر ہے تو تو مجھے معاف فرما۔ آپ کا یہ عدیم المثال انصاف اس وجہ سے نہیں تھا کہ آپ کے دل میں اپنی ساری بیویوں کی ایک سی ہی قدر اور ایک سی ہی محبت تھی۔ کیونکہ تاریخ سے یہ ثابت ہے اور خود آپ کے اپنے اقوال سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ کو اپنی بعض بیویوں سے ان کی ممتاز خوبیوں اور محاسن کی وجہ سے دوسری بیویوں کی نسبت زیادہ محبت تھی۔ پس آپ کا یہ انصاف محض انصاف کی خاطر تھا جسے آپ کی قلبی محبت کا فرق اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکا۔ مرض الموت میں جبکہ آپ کو سخت تکلیف تھی۔ اور غشیوں تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ آپ دوسروں کے کندھوں پر سہارا لے کر اور اپنے قدم مبارک کو ضعف و نقاہت کی وجہ سے زمین کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے اپنی باری پوری کرنے کے خیال سے اپنی بیویوں کے گھروں میں دورہ فرماتے تھے حتیٰ کہ بالآخر خود آپ کی ازواج نے آپکی تکلیف کو دیکھ کر اصرار کے ساتھ عرض کیا کہ آپ عائشہؓ کے گھر میں آرام فرمائیں۔ ہم اپنی باری خود اپنی خوشی سے چھوڑتی ہیں۔ اس عدل و انصاف کے توازن کو قائم رکھنے کا آپ کو اس قدر خیال تھا کہ

ایک دفعہ آپ کی موجودگی میں آپ کی بعض بیویوں کا کسی بات پر آپس میں کچھ اختلاف ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ ایک طرف تھیں اور بعض دوسری بیویاں دوسری طرف۔ دوسری بیویوں نے غصہ میں آکر حضرت عائشہؓ کے ساتھ کسی قدر سختی کی باتیں کیں۔ مگر حضرت عائشہ نے صبر سے کام لیا۔ اور خاموش رہیں۔ ان کی خاموشی سے دلیر ہو کر ان بیگمات نے ذرا زیادہ سختی سے کام لینا شروع کیا۔ جس پر حضرت عائشہؓ کو بھی غصہ آگیا اور انہوں نے سامنے سے جواب دئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت موجود تھے۔ اور آپ خوب جانتے تھے کہ اس معاملہ میں حضرت عائشہؓ حق پر ہیں اور حضرت عائشہ سے آپ کو دوسری بیویوں کی نسبت محبت بھی زیادہ تھی۔ مگر چونکہ اس اختلاف کا کوئی عملی اثر نہیں تھا آپ بالکل خاموش رہے۔ تا کہ دوسری بیویوں کے دل میں یہ احساس پیدا نہ ہو کہ آپ عائشہ کی پاسداری فرماتے ہیں البتہ جب یہ نظارہ بدل گیا۔ تو آپ نے حضرت عائشہؓ سے از راہ نصیحت فرمایا۔ چونکہ تم حق بجانب تھیں۔ جب تک تم خاموش رہیں۔ خدا کے فرشتے تمہاری طرف سے جواب دیتے رہے لیکن جب تم نے خود جواب دینے شروع کئے تو فرشتے چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے۔

## تعلیم و تادیب کا خیال

تعلیم و تادیب کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنے گھر میں ایک بہترین مصلح اور معلم کی حیثیت رکھتے تھے اور کوئی موقع اصلاح اور تعلیم کا ضائع نہیں جانے دیتے تھے قرآن شریف کی ایک مشہور آیت ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا یعنی اے مسلمانو! اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کو بھی ہر قسم کی معصیت اور گناہ اور ضرر رساں رستوں سے بچاؤ۔ آپ اس آیت پر نہایت پابندی کے ساتھ مگر نہایت خوبی سے عمل پیرا تھے اور یہ آپ کی تعلیم و تربیت کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ آپ کی ازواج مطہرات اسلامی اخلاق و عادات اور اسلامی شعار کا بہت اعلیٰ نمونہ تھیں۔ بشریت کے ماتحت ان سے بعض اوقات غلطی بھی ہو جاتی تھی لیکن ان کی غلطیوں میں بھی اسلام کی بو آتی تھی۔

## حضرت عائشہؓ پر بہتان کا واقعہ

جب بعض شریر فتنہ پرداز منافقوں نے حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھا تو آنحضرت صلعم کو اس کا سخت صدمہ ہوا اور آپ کی زندگی بے چین ہو گئی اس بے چینی کے عالم میں آپ نے ایک دن حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا عائشہ اگر تمہارا دامن پاک ہے۔ تو خدا عنقریب تمہاری بریت ظاہر فرما دے گا۔ مگر دیکھو انسان بعض اوقات ٹھوکر بھی کھا جاتا ہے۔ لیکن اگر اس ٹھوکر کے بعد وہ سنبھل جائے اور خدا کی طرف جھکے تو خدا ارحم الراحمین ہے۔ وہ اپنے بندے کو ضائع نہیں کرتا۔ تم سے اگر کوئی لغزش ہو گئی ہے تو تمہیں چاہیئے کہ خدا کی طرف جھکو اور اس کے رحم کی طالب ہو۔ حضرت عائشہ کا دل پہلے سے بھرا ہوا تھا۔ اس خیال نے ان کے جذبات کو اور ٹھیس لگائی کہ میرا رفیق زندگی اور میرا سرتاج بھی میرے متعلق اس قسم کی لغزش کا امکان تسلیم کرتا ہے۔ چنانچہ وہ تھوڑی دیر تو بالکل خاموش رہیں اور پھر یہ الفاظ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئیں کہ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ۔ یعنی میرے لئے صبر ہی بہتر ہے اور میں اس بات کے متعلق جو کہی جا رہی ہے خدا کے سوا کسی سے مدد نہیں چاہتی اور نہ میں اپنے دکھ کی کہانی خدا کے سوا کسی سے کہتی ہوں۔ یہ حضرت عائشہ رضؓ کی غلطی تھی۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ ان پر کوئی بدظنی نہیں کی تھی۔ بلکہ محض ایک اصولی نصیحت فرمائی تھی۔ مگر آپ کے الفاظ نے حضرت عائشہ رضؓ کے حساس دل کو چوٹ لگائی اور وہ اس غم میں اندر ہی اندر گھلنے لگ گئیں۔ لیکن اس پر کوئی زیادہ وقت نہ گزرا کہ حضرت عائشہ کی بریت میں وحی الٰہی نازل ہوئی جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت خوش خوش ان کے قریب گئے اور انہیں مبارکباد دی حضرت عائشہؓ نے رقت بھری آواز میں جس میں کسی قدر رنج کی آمیزش بھی، جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں کسی کی شکر گزار نہیں ہوں بلکہ صرف اپنے خدا کی شکر گزار ہوں جس نے خود میری بریت فرمائی۔ سرور کائنات کے سامنے اس رنگ میں یہ الفاظ کہنا بھی ایک غلطی تھی مگر دیکھو تو یہ غلطیاں کیسی پیاری غلطیاں ہیں جن سے ایمان و اخلاص کی لپٹیں اٹھ اٹھ کر دماغ کو معطر کر رہی ہے اور یہ سب باغ و بہار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا نتیجہ تھا۔

## امہات المومنین کو نصیحت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں عموماً یہ نصیحت فرماتے تھے کہ تمہاری حیثیت عام مومنات کی سی نہیں ہے بلکہ میرے تعلق کی وجہ سے تمہیں ایک بہت بڑی خصوصیت حاصل ہو گئی ہے اور تمہیں اس کے مطابق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ بلکہ آپ نے فرمایا کہ تم مومنوں کی روحانی مائیں ہو جیسا کہ میں روحانی باپ ہوں۔ پس تمہیں ہر رنگ میں دوسروں کے واسطے ایک نمونہ بننا چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم کوئی غلط طریق اختیار کرو گی تو خدا کی طرف سے تمہیں دوہری سزا ہو گی۔ کیونکہ تمہارے خراب نمونہ سے دوسروں پر بھی برا اثر پڑے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب جب کثرت کے ساتھ اموال آئے تو دوسرے صحابیوں کی طرح آپ کی ازواج نے بھی اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق حصہ مانگا آپ نے فرمایا۔ اگر تمہیں دنیا کے اموال کی تمنا ہے تو میں تمہیں مال دے دیتا ہوں لیکن اس صورت میں تم میری بیویاں نہیں رہ سکتیں۔ کیونکہ میں اپنی زندگی کو دنیا کے مال و متاع کی آلائش سے ملوث نہیں کرنا چاہتا) اگر تم میری بیویاں رہنی چاہتی ہو تو دنیا کے اموال کا خیال دل سے نکال دو سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہمیں خدا کے رسول کا تعلق بس ہے ہم مال نہیں چاہتے۔ اور جب انہوں نے خدا کی خاطر دنیا کے اموال کو ٹھکرا دیا تو خدا نے اپنے رسول کے بعد ان کو دنیا کے اموال بھی دے دیئے۔

## محبت و دلداری

مگر اس تعلیم و تادیب کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت و دلداری کے طریق کو بھی کبھی نہیں چھوڑا حتی الوسع آپ ہر بات میں اپنی بیویوں کے احساسات اور ان کی خوشی کا خیال رکھتے تھے۔ ہمیشہ ان کے ساتھ نہایت بے تکلفی اور تلطف سے بات کرتے اور باوجود اپنی بہت سی مصروفیتوں کے اپنے وقت کا کچھ حصہ لازماً ان کے پاس گزارتے۔ حتیٰ کہ سفروں میں بھی باری باری اپنی بیویوں کو اپنے ساتھ رکھتے۔ اور آپ کی عادت تھی کہ اپنی بیویوں کی عمر اور حالات کے مناسب ان سے سلوک فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضؓ جب بیاہی ہوئی آئیں تو ان کی عمر بہت چھوٹی تھی۔ انہی دنوں میں چند حبشی لوگ تلوار کا کرتب دکھانے کے لئے مدینہ میں آئے اور آنحضرت

## تصحیح

اشاعت ۲۸؍۵۴ء میں مندرجہ نیوا اعلان میں نمبر ۷ پر مکرم اللہ یار صاحب بھٹی بلاک ۱۹۲ پاکستان کا نام غلطی سے امیر یار خان شائع ہوا ہے

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی مسجد میں کرتب دکھانے کی اجازت دی اور آپ خود حضرت عائشہ رضہ کو اپنی اوٹ میں لے کر اپنے حجرہ کی دیوار کے پاس کھڑے ہو گئے اور جب تک حضرت عائشہ اس تماشے سے رجو درحقیقت ایک فوجی تربیت کے خیال سے کرایا گیا تھا سیر نہیں ہو گئیں آپ اسی طرح کھڑے رہے ایک اور موقع پہ جبکہ حضرت عائشہ ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھیں، آپ نے ان کے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کیا جس میں حضرت عائشہ رضہ آگے نکل گئیں۔ پھر ایک دوسرے مواقع پر جبکہ عائشہ کا جسم کسی قدر بھاری ہو گیا تھا آپ دوڑے تو حضرت عائشہ رضہ پیچھے رہ گئیں جس پر آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ھٰذہٖ بتلک۔ یعنی لو عائشہ اب اس دن کا بدلہ اُتر گیا ہے۔

ایک دن حضرت عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ بنت عمر نے صفیہ رضہ کے متعلق مذاق مذاق میں کچھ طعن کیا کہ وہ ہمارا مقابلہ کس طرح کر سکتی ہے۔ ہم رسول اللہ کی صرف بیویاں ہی نہیں بلکہ آپ کی برادری میں سے آپ کی ہم پلہ ہیں اور وہ ایک غیر قوم سے ایک یہودی رئیس کی لڑکی ہے۔ صفیہ رضہ کے دل کو چوٹ لگی اور وہ رونے لگ گئیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو صفیہ کو روتے دیکھ کر وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ نے آج مجھ پر یہ چوٹ کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ واہ یہ رونے کی کیا بات تھی۔ تم نے یہ جواب کیوں نہ دیا کہ میرا باپ خدا کا ایک نبی ہارون اور میرا چچا خدا کا ایک بزرگ نبی موسےٰ اور میرا خاوند محمد (صلعم) خاتم النبیین پھر مجھ سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے۔ بس اتنی سی بات سے صفیہ کا دل خوش ہو گیا۔

نوجوانی کی حالت میں طبعاً محبت کے جذبات زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ اور ایسا شخص دوسرے کی طرف سے بھی محبت کا زیادہ مظاہرہ چاہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو علم النفس کے کامل ترین ماہر تھے۔ اس جہت سے بھی اپنی بیویوں کے مزاج کا خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ نے جو آپ کی ساری بیویوں میں سے خورد سال تھیں) کسی برتن سے منہ لگا کر پانی پیا۔ جب وہ پانی پی چکیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو اُٹھایا اور اُسی جگہ منہ لگا کر پانی پیا جہاں سے حضرت عائشہ نے پیا تھا۔ اس قسم کی باتیں خواہ اپنے اندر کوئی زیادہ وزن نہ رکھتی ہوں مگر ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسنِ معاشرت پر ایک ایسی روشنی پڑتی ہے۔ جسے کوئی وقائع نگار نظر انداز نہیں کر سکتا۔ الغرض محبت میں تلطف میں رواداری میں، وفاداری میں، تعلیم و تربیت میں، تادیب و اصلاح میں اور پھر مختلف بیویوں میں عدل و انصاف میں آپ ایک ایسا کامل نمونہ تھے کہ جب تک نسلِ انسانی کا وجود قائم ہے دنیا کے لئے ایک شمع ہدایت کا کام دے گا۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے مُحَمَّدٍ وَّعَلٰے اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّم۔

# بارش زدہ علاقوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ!

(بقیہ صفحہ ۱ (اول)

یہاں لوگوں نے بڑے اشتیاق سے آگے بڑھ کر حضور سے مصافحہ کیا اور اپنے حالات بیان کئے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر حکومت مہاجرین کو اسجگہ آباد کرنا مناسب خیال نہیں کرتی تو پھر ان کے لئے آج سے بہت عرصہ پہلے ہی کسی متبادل جگہ انتظام کر دیا جاتا تاکہ یہ پکے مکانوں میں آرام سے زندگی بسر کر سکتے۔ حضور کو یہ بھی بتایا گیا کہ یہاں کے لوگ اکثر مقروض ہیں اور سود خور پٹھانوں کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے روپیہ قرض لے کر ہی اپنے کاروبار کو پھیلایا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ان لوگوں کو کوآپریٹو طریق کے مطابق کام کرنا چاہیئے اگر انہیں کوآپریٹو طریقوں سے آگاہ کیا جائے تو ان کے لئے بہت سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد حضور نے وارث روڈ پہونچ کر نئے تعمیر شدہ مکانات دیکھے وہاں بھی لوگ استقبال کے لئے نہایت تپاک سے آگے بڑھے۔ اور خدام کے جذبۂ خدمتِ خلق کو سراہتے ہوئے ممنونیت کا اظہار کیا۔ وہاں ارد گرد گندہ پانی کھڑا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی صفائی کا بندوبست ہونا چاہیئے۔ مکرم قائد صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور یہاں کارپوریشن کی معرفت ڈی۔ ڈی۔ ٹی چھڑوا دی گئی تھی۔ اس پر حضور نے مزید فرمایا۔ کہ ایک آدھ مرتبہ دوائیں چھڑکنا بے فائدہ ہے۔ جب تک صفائی کا مستقل انتظام نہ ہو۔ اس وقت ان کی تکلیف رفع نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب نے وہاں کے باشندوں سے پوچھا کہ یہاں کی کمیٹی والے صفائی کے لئے آتے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ اکثر آ کر دوائیں چھڑک کر چلے جاتے ہیں۔

## مہاجرین کانگڑہ

وارث روڈ کی بستی میں تعمیر شدہ مکانات دیکھنے کے بعد حضور فیروز پور روڈ پر ذیلدار پارک کے قریب "کانگڑہ آبادی" نام کی بستی میں تشریف لے گئے۔ اس بستی میں ضلع کانگڑہ کے مہاجر آباد ہیں۔ یہاں حضور نے وہ آٹھ مکان معائنہ فرمائے جو پچھلے دنوں خدام نے تعمیر کئے تھے۔ جب لوگوں کو پتہ چلا کہ حضور مکانات کے معائنہ کے لئے خود یہاں تشریف لائے ہیں۔ تو وہ گھروں میں سے دوڑتے ہوئے نکلے۔ اور ان میں سے ہر ایک نے نہایت تپاک کے ساتھ حضور سے مصافحہ کرتے ہوئے اپنے متعلق بتایا کہ وہ کس علاقے کا مہاجر ہے۔ اور کیا کام کرتا ہے۔ مکانات کی سرعت تعمیر پر وہ سب سراپا تشکر بنے ہوئے تھے۔

## مہاجر آباد

ملتان روڈ پر کچے مکانوں کی مہاجر آباد نامی ایک وسیع بستی ہے۔ جس میں کپڑا بننے والے رہتے ہیں اس بستی میں خدام کھانا۔ ادویہ اور کپڑے وغیرہ تقسیم کرنے کے علاوہ ملبہ وغیرہ اٹھانے کا کام کرتے رہے ہیں۔ جب حضور ایدہ اللہ اس بستی میں پہنچے۔ تو وہاں کے لوگ دوڑ کر حضور کے گرد آ جمع ہوئے۔ انہوں نے خدام کی امدادی سرگرمیوں کی تعریف کرتے ہوئے حضور سے نہایت احترام کے ساتھ مصافحہ کئے اور اپنی متعدد تکالیف بیان کیں جو سوت وغیرہ کی تقسیم سے متعلق تھیں۔ حضور نے ان کی تکالیف کے ازالے کے لئے خدام کو ہدایات دیں چنانچہ مکرم قائد صاحب نے انہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے ریلیف آفس کا پتہ دیا۔ اور ان سے کہا کہ وہ دفتر میں آ کر ملیں۔ اس کے بعد حکام سے رابطہ قائم کر کے ان کی تکالیف کو دور کرنے کی پوری کوشش کی جائیگی۔ اس بستی میں بہت سے کچے مکان ناحال گرے پڑے ہیں۔ حضور نے مکرم امیر صاحب مقامی سے دریافت فرمایا۔ کہ یہاں مکانات کیوں تعمیر نہیں کئے جا سکے۔ امیر صاحب نے حضور کو بتایا کہ امپرومنٹ ٹرسٹ نے ان لوگوں کو مکانات بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ ٹرسٹ خود سروے کے بعد یہاں اپنی نگرانی میں ایک خاص پلان کے ماتحت تعمیر کرانا چاہتا ہے۔ اگر یہ روک نہ ہوتی۔ تو خدام ان کے مکانات کو بآسانی تعمیر کر سکتے تھے حضور نے خدام کو توجہ دلائی۔ کہ اس بارے میں متعلقہ افسران سے مل کر کہنا چاہیئے۔ کہ یا تو وہ یہاں جلد تعمیر کا کام شروع کریں۔ یا پھر ہمیں اجازت دیں کہ ہم مکانات تعمیر کرنے میں لوگوں کا ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ وہ سردی وغیرہ سے محفوظ ہو سکیں۔

## ملاقات کا اشتیاق

اس کے بعد حضور ملتان روڈ پر ہی مندر چونی لال سے ملحق ایک نئی بستی میں تشریف لے گئے۔ یہاں ہمارے خدام نے ۲۶ مکان تعمیر کئے تھے۔ جو ہر طرح مکمل حالت میں تھے۔ حضور نے مکرم امیر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ ان لوگوں کو تھوڑا بہت سامان فراہم کرتے کے لئے کہیں۔ تاکہ ان کے مکانوں کے آگے پردے کی دیواریں کھینچ دی جائیں۔ اس ضمن میں ایک صاحب مکرم سید نیاز علی صاحب نے جو اسلامیہ کالج لاہور سے تعلق رکھتے ہیں وعدہ دیتے ہوئے سستے داموں مٹی فراہم کرنے کا ذمہ لیا۔ مکرم امیر صاحب نے پوچھا کیا آپ بھی یہیں رہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو ماڈل ٹاؤن میں رہتا ہوں آپ لوگوں کی بروقت اور بے لوث خدمات مجھے سرکار (حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کی زیارت یہاں کھینچ لائی ہے۔ آپ کے خدام نے جس قدر محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہے میں اس سے ہم

ہم بے حد متاثر ہوا ہوں۔ مجھے ابھی ابھی پتہ لگا کہ آج سرکار اس علاقے میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ یہ سنتے ہی زیارت سے فرحیاب ہونے کے لئے دوڑا چلا آیا۔

## ایک بوڑھی عورت کی درد بھری درخواست

حضور ان مکانوں کا معائنہ کرنے کے بعد واپس تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ ایک بوڑھیا عورت نے نہایت عاجزی سے درخواست کی۔ کہ اس کے لئے ایک کمرہ اور بنوا دیا جائے۔ اس نے کہا میرے لئے ایک کمرہ تو آپ کے آدمی پہلے ہی بنا چکے ہیں لیکن میری کئی جوان بیٹیاں ہیں اور بچے ہیں۔ جن کے واسطے سر چھپانے کو جگہ نہیں ہے۔ اس لئے میرے واسطے ایک کمرہ اور بنوا دیا جائے اس نے یہ بھی بتلایا کہ اس کے پاس نہ اینٹیں ہیں اور نہ لکڑی اور نہ مٹی وغیرہ ہے

اس نے نہایت درد بھرے انداز میں یہ درخواست کی۔ حضور ایدہ اللہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مکان بنوا دیا جائے گا۔ چنانچہ ساتھ ہی حضور نے مکرم قائد صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس عورت کے مکان کا اندازہ (Estimate) آج شام تک ہی پیش کر کے اس کی تعمیر کی منظوری لے لیں۔ چنانچہ مکرم قائد صاحب کی طرف سے شام کو خرچ کا اندازہ پیش ہونے پر حضور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ اس عورت کے لئے باقاعدہ ایک پختہ کمرہ تعمیر کرا دیا جائے۔

اسکے بعد حضور دھوبی منڈی واقعہ پرانی انارکلی کی تنگ گلیوں میں خدام کے ہاتھوں تعمیر شدہ مکانات ملاحظہ فرمانے اور وہاں کے لوگوں کی شکایات سننے کے بعد رتن باغ تشریف لے آئے۔

اس دورے میں جن احباب کو حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ جانیکا شرف حاصل ہوا۔ ان میں مکرم چودہری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور مکرم محمد سعید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم شیخ محمد شریف صاحب مکرم ✻

✻ چودہری فتح محمد صاحب مکرم شیخ نصیر الحق صاحب مکرم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب مکرم سید عبادل شاہ صاحب۔ مکرم مبارک محمود صاحب مکرم مولوی محمد اشرف صاحب۔ مکرم مختار محمود صاحب اور مکرم سعید احمد صاحب باجوہ شامل تھے۔

# درویش فنڈ

احباب کو معلوم ہے کہ ۱۹۴۷ء کے انقلاب میں جماعت احمدیہ کے بیشتر حصہ کو مرکز قادیان سے ہجرت کرنی پڑی اور اس کا ایک قلیل حصہ باوجود نامساعد حالات کے مقدس مرکز اور اس میں شعائر اللہ کی خدمت کے لئے قادیان مقیم ہو گیا۔ جہاں تک ان دوستوں کے فرض کا سوال ہے وہ اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق اسے بجا لا رہے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ دیگر احباب جماعت پر بھی اس سلسلہ میں ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان کے لئے ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ وہ اپنے ان فرائض کو پورے اطمینان اور تندہی کے ساتھ بجا لاتے رہیں۔ اور کہ وہ کسی قسم کی مالی پریشانی میں پڑ کر اس فرض میں کوتاہی نہ کریں۔ اور چونکہ اس وقت درویشان قادیان بہت زیادہ مالی پریشانی سے دوچار ہیں اور مرکز کی مالی حالت بھی اس قدر کمزور ہے کہ وہ درویشان قادیان کی جملہ ضروریات کو صحیح طور پر پورا نہیں کر سکتا۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان حالات کے مدنظر اجازت عطا فرمائی تھی احباب جماعت کو تحریک کی جائے کہ وہ درویش فنڈ میں اپنی ہمت اور استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ قادیان میں مقیم احباب کی ایک حد تک ضروریات پوری کی جا دیں جس سے وہ ایک گونہ اطمینان کے ساتھ مرکز کی حفاظت کے فرائض کو بجا لا سکیں جو ان کے ذمہ سلسلہ کی طرف سے وارد ہوتے ہیں۔

پس امید کی جاتی ہے کہ احباب جماعت اس تحریک میں نہ صرف خود حصہ لیں گے بلکہ دوسرے احباب کو بھی اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تحریک کریں گے اور اسی طرح وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کو بھی پورا کرنے والے بنیں گے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

# چندہ جلسہ سالانہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ ماہ دسمبر کے آخر میں قادیان میں جماعت ہائے احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے اور اس کے اخراجات کے لئے احباب جماعت سے جو چندہ لیا جاتا ہے وہ نومبر کے آخر تک سو فیصدی وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ لیکن ریکارڈ کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر جماعتوں نے اس چندہ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ یہ چندہ لازمی چندوں میں سے ہے اور اس کی ادائیگی ہر احمدی پر اسی طرح فرض ہے جس طرح حصہ آمد اور چندہ عام کی اور اس کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ مقرر ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب اور عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا جاتا ہے کہ وہ فوری طور پر چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں اور کوشش کریں کہ آخر نومبر تک کوئی دوست بقایا دار نہ رہے۔ اور کل رقم مرکز میں پہنچ جائے

(ناظر بیت المال قادیان)

### تبصرہ

# حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی سوانح

حیات قدسی جلد سوم حضرت مولانا موصوف کے حالات زندگی پر مشتمل ہیں۔ آپ کا جو مقام جماعت میں ہے وہ کسی احمدی سے مخفی نہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب دام فیضہم جلد سوم کے مطالعہ کے بعد رقم فرماتے ہیں۔

"آپ کا رسالہ حیات قدسی حصہ سوم مرزا عزیز احمد صاحب نے لا کر دیا ہے اور میں نے پڑھنا شروع کیا ہے۔ مبارک ہو۔ بہت روح پرور مضامین ہیں ایسی کتابوں کی احمدیوں اور غیر احمدیوں میں بکثرت اشاعت ہونی چاہیئے مناظرانہ باتوں کی نسبت اس قسم کی روحانی مذاکرات کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور علم میں برکت عطا کرے۔" قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ ڈاک خرچ ۱۲ر ملنے کا پتہ عبدالعظیم صاحب تاجر کتب قادیان

# اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت و ضرورت

اور

## ماہ اکتوبر ۱۹۵۴ء کی فہرست

عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (مرکز سلسلہ) اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔" (کشتی نوح)

| نمبر شمار | نام معطی | مقام | رقم |
|---|---|---|---|
| ۱ | مکرم امین حامد صاحب پریذیڈنٹ منجانب جماعت احمدیہ | کنانور | ۷—۸—۰ |
| ۲ | " پی احمد صاحب سیکرٹری مال " | پینگاڈی | ۱۵۲—۸—۰ |
| ۳ | " سیٹھ محمد اسماعیل صاحب جماعت احمدیہ | چنتہ کنٹہ | ۴۰۰—۰—۰ |
| ۴ | " حسن محمد صاحب " | " | ۲۰۰—۰—۰ |
| ۵ | " راج محمد صاحب " | " | ۲۰۰—۰—۰ |
| ۶ | " منشی محمد شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ | کلکتہ | ۱۰—۰—۰ |
| ۷ | " آر۔ اے حسن کویا صاحب منجانب جماعت احمدیہ | کالیکٹ | ۷۹—۰—۰ |
| ۸ | مکرمہ رسول بی بی صاحبہ جماعت احمدیہ | یادگیر | ۵—۰—۰ |
| ۹ | " احمدی بیگم صاحبہ " | " | ۴۵—۰—۰ |
| ۱۰ | مکرم سید بشیر احمد صاحب آف کٹک جماعت احمدیہ | کلکتہ | ۲۰—۰—۰ |
| ۱۱ | ایک مخلصہ خاتون بذریعہ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی جماعت احمدیہ | " | ۵۰—۰—۰ |
| ۱۲ | مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ والدہ بشیر احمد صاحب اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی | " | ۵۰—۰—۰ |
| ۱۳ | مکرم سیٹھ محمد عبدالحی حسن صاحب احمدی جماعت احمدیہ | یادگیر | ۲۴۶ |
| ۱۴ | مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ جماعت احمدیہ | " | ۱۰—۰—۰ |
| | میزان | | ۱۴۸۵—۰—۰ |

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زکوٰۃ میں حصہ لینے والے ان مخلصین کے اخلاص اور اموال میں برکت دے نیز انہیں خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی طرح ہوگا۔ اور اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈالا جائے گا۔ (سنن ابو داؤد)

(ناظر بیت المال قادیان)

# ہندوستان وممالک غیر کی خبریں!

**رانچی** - خبر ہے کہ رانچی شہر میں ان دنوں ٹھگوں نے ٹھگنے کا ایک نیا طریقہ نکالا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ ٹھگ جب کسی نئے آدمی کو کسی راستہ پر تنہا دیکھتے ہیں تو ان میں سے ایک آگے بڑھ کر نقلی سونے کا کوئی زیور اس طرح راستہ پر گرا کر گذر جاتا ہے کہ راہی دیکھ لے۔ جب راہی اسے اٹھاتا ہے تو چند ہی منٹ میں پیچھے سے دوسرا پہنچ کر اس نقلی چیز کو سونے کا بتلا کر اسمیں سے اپنے حصے کا طلبگار ہوتا ہے اور دس بیس روپے لیکر چلتا بنتا ہے۔

**قاہرہ** - عرب لیگ کے سابق سیکرٹری جنرل عبدالرحمن عزام نے بتایا کہ انہیں اخوان المسلمون کی کسی ایسی سازش کا علم نہیں جس کا مقصد موجودہ حکومت کا تختہ الٹا کر انہیں نئی حکومت کا سربراہ بنانے سے تھا۔

**کراچی** - پاکستان کے وزیر داخلہ نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اسلامی جب تک اپنی سرگرمیاں مذہب تک محدود رکھے تو ہم اس سے نہیں بولیں گے۔ لیکن ان "عالم وفاضل مولانا" نے اگر سیاست میں دخل دینے کی کوشش کی تو ان کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ نیز کہا۔ کہ مذہب اور سیاست کو علیحدہ کیا جاسکتا ہے اور انہیں ضرور علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ ایسا نہ کیا گیا تو امن نہیں ہو سکے گا۔

**روم** - معلوم ہوا ہے کہ مسولینی کی دختر ایڈا کیانو نے پاپائے روم سے درخواست کرنے والی ہیں کہ ان کے والد کی میت کو کسی تسلیم شدہ قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت دلوائی جائے۔ تاکہ ان کے خاندان کے ارکان وہاں کی یادگار پر پھول وغیرہ چڑھا سکیں۔

**کراچی** - ڈاکٹر خان صاحب کو محکمہ رسل ورسائل دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے قیاس کیا جارہا تھا۔ کہ انہیں مہاجرین یا امور کشمیر کے محکمے دئے جائیں گے۔

**قاہرہ** - مصر کے سابق وزیر تعلیم کو کرنل ناصر وزیر اعظم پر حملہ کی سازش میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ان کا اس سازش میں ہاتھ تھا۔

**واشنگٹن** - امریکی پارلیمنٹ کے دونو ہاؤسوں یعنی ایوان نمائندگان اور سینیٹ میں جنرل آئزن ہاور کی ریپبلکن پارٹی کو شکست ہو گئی ہے۔ اور مخالف ڈیموکریٹک پارٹی دونو ایوانوں میں اکثریت حاصل کر گئی ہے۔

**کراچی** - کراچی کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ گورنر جنرل پاکستان نے آئین ساز اسمبلی کو توڑنے کے اعلان میں جن عام انتخابات کا وعدہ کیا ہے وہ جنوری کے اواخر تک ہو جائیں گے۔ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ گورنر جنرل ڈھاکہ جانے سے پہلے ہی عام انتخابات کی تاریخ کا اعلان کر دیں گے۔

**بمبئی** - پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعلیٰ یوپی نے ۸ر نومبر کو ہندی ساہتیہ سمیلن کی سالانہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اردو کو اس کا صحیح مقام ملنا چاہیئے۔ انہوں نے اردو کو ہندی کا جزو بتاتے ہوئے کہا کہ اردو ہندی سے صرف اتنی مختلف ہے کہ اس میں عربی اور فارسی کے الفاظ شامل ہیں۔ اردو ہمارا مشترکہ ورثہ ہے۔ اسے بھی ترقی ہونی چاہیئے۔

**نئی دہلی** - جموں وکشمیر اسمبلی کے اس ریزولیوشن نے جس کے تحت کشمیر کے چار ممبران پارلیمنٹ کو جموں وکشمیر کی نمائندگی کا نا اہل قرار دے کر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے کانگرس ہائی کمان کے سامنے یہ قانونی سوال کھڑا کر دیا ہے کہ جب تک چاروں ممبران رضاکارانہ طور پر مستعفی نہ ہوں انہیں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

**کراچی** - ہزا ہائینس غضنفر علی خاں پاکستانی ہائی کمشنر متعین ہند کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا ہے اور بدستور کام کرتے رہیں گے۔

**کانپور** - میونسپل بورڈ کے ڈیولپمنٹ بورڈ نے ایک قبرستان کو مسمار کر کے اسمیں پارک بنانا شروع کر دیا ہے۔ اور اس قبرستان میں ایک والی بال کا میدان بھی بنایا گیا ہے۔

**حیدرآباد** - حکومت ہند نے ریاستی حکومتوں کو مطلع کیا ہے کہ رکشا کھینچنے کے طریقہ کو ختم کرنے کے سلسلہ میں اقدام کریں۔ میونسپل کمیٹیوں کو اس سلسلہ میں قوانین بنانے چاہئیں اور اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ متعلقہ اشخاص کو متبادل روزگار مل جائے۔ سرکلر میں بسبب سے ایسے اقدامات کا ذکر ہے۔ حیدرآباد کارپوریشن اس سرکلر پر غور کر رہی ہے۔

**نئی دہلی** - تحریک آزادی کی تاریخ مرتب کرنے والی کمیٹی میں مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیم ہند نے ۷ر نومبر کو تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ انگریزوں نے ۱۹۴۲ء میں گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کو جنوبی افریقہ بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ نیز بتایا کہ تحریک آزادی میں کانگرس کی انقلابی سرگرمیوں سے متعلق تمام کاغذات برطانوی حکام نے ڈیلیکلا؟ پیارٹمنٹ کے ذریعہ ۱۹۴۶ء میں برباد کرا دیئے تھے۔

**لاہور** - حکومت پنجاب لاہور میں ایک ایسا کالج قائم کر رہی ہے۔ جہاں صوبہ کی میونسپل کمیٹیوں کا سٹاف تعلیم وتربیت حاصل کر سکے کالج کی تعمیر کے سلسلہ میں اب تک صوبائی حکومت مختلف میونسپل کمیٹیوں سے چار لاکھ روپیہ جمع کر چکی ہے

**پیرس** - فرانس نے ایک طرف الجزائر کے قوم پرستوں کو طاقت کے بل بوتے پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور دوسری طرف ان کی کوشش یہ ہے کہ تیونس میں جلد از جلد داخلی خود مختاری دے دی جائے۔

**قاہرہ** - مصر کے مشہور مفکر ڈاکٹر طہٰ حسین نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ دنیا کے اسلام کے تمام علماء کی ایک کانفرنس ہو جس میں قرآن مجید کا تمام زبانوں میں ترجمہ کرنے کے سوال پر غور کرنا چاہیئے۔

**پیرس** - روسی وزیر اعظم مسٹر مالنکوف کے نام انقلاب اکتوبر ۳۷ ویں سالگرہ کے موقعہ پر ایک پیغام میں پنڈت نہرو نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ آنے والے سال میں ہندوستان اور روس کی دوستی گہری ہوگی اور باہمی مفاہمت بڑھے گی۔ جس سے دونوں ملکوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اور عالمی امن کو استحکام ملے گا۔

**نئی دہلی** - راجستھان میں وزیر اعلیٰ مسٹر جے نارائن ویاس کی لیڈرشپ اس وقت ختم ہو گئی جب کانگرس کی اسمبلی پارٹی نے ۵۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۹ ووٹوں سے مسٹر موہن لال کو لیڈر چن لیا کیونکہ مسٹر ویاس کابینہ میں تبدیلیاں کرنا چاہتے تھے۔ مسٹر ایس۔ این اگروال سفیر وٹنگ کی نگرانی کی۔

**سرینگر** - کشمیری رسم الخط کے بارہ میں فیصلہ کرنے کے لئے گیارہ افراد پر مشتمل کمیٹی نے جس کا تقرر ریاستی حکومت نے کیا تھا۔ کثرت رائے کے ساتھ سفارش کی ہے کہ کشمیری زبان کے لئے فارسی رسم الخط کو اختیار کیا جائے۔

**قاہرہ** - امریکہ نے مصر کو ۴۰ ملین ڈالر اقتصادی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس معاہدہ پر ۶ر نومبر کو قاہرہ میں دونوں ممالک کے نمائندوں کے دستخط ہوئے تھے۔

**قاہرہ** - اخبار "الجمہوریہ" نے اطلاع دی ہے کہ مصر کی سابق ملکہ ناریمان اپنے دوسرے شوہر سے طلاق لینے کے فوراً بعد پھر شادی کرے گی۔

**بیناوہ** - کویت کا کروڑ پتی شیخ عزت جعفر کل قاہرہ پہنچے۔ اور ناریمان کے نمائندے کو بتایا کہ وہ ناریمان سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی عمر اس وقت ۳۵ سال ہے اور وہ امیر کویت کے پرائیویٹ سیکرٹری ہیں۔

**طہران** - ۱۰ر نومبر کی صبح کو چاسر بارکوں کے نائرنگ سکواڈ نے ایران کے سابق وزیر خارجہ مسٹر حسین فاطمی کو جن کی عمر ۳۷ سال تھی اور جنہوں نے ایرانی تیل کی نیشنلائزیشن میں اہم پارٹ ادا کیا تھا گولی سے اڑا دیا۔ تو ہے جب حسین فاطمی نے نماز پڑھی اور کہا کہ میرا خون رائیگاں نہیں جائیگا خون سے مستقبل کی نسلیں سبق سیکھیں گی۔

**لاہور** - ریاست خیرپور کی اسمبلی نے ایک قرارداد پاس کر کے اعلان کیا ہے کہ اگر مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کو ایک یونٹ بنا دیا جائے تو انہیں اعتراض نہیں ہوگا۔

**گوئٹے مالا** - گوئٹے مالا کے صدر کرنل ارماس نے [illegible] نومبر کو ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ عنقریب ہی گوئٹے مالا سرکاری تختہ الٹنے کے الزام میں ۱۰۰ سرکردہ کمیونسٹوں کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

**کراچی** - سندھ میں پیرزادہ عبدالستار کی وزارت کے خاتمہ پر مسٹر کھوڑو نے نئی کابینہ بنالی ہے

**جالندھر** - پنجاب کے ریٹائرڈ آئی جی پولیس سردار سنت پرکاش سنگھ کانگرس کے ابتدائی ممبر بن گئے ہیں۔

**جالندھر** - پنجاب کے لوگ امریکہ برطانیہ اور دوسرے دیشوں میں جانے کے لئے کس قدر بیتاب ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پچھلے مہینہ میں صرف جالندھر کے ضلع سے امریکہ برطانیہ وغیرہ جانے کے لئے آٹھ ہزار کے قریب لوگوں نے درخواستیں دیں۔